# عِرفَان القُران

Presented by Ziaraat.Com

# فہرستِ مضامین


1 - دینِ اِسلام بہ نفسِ قرُان.....-......................................................03
2- خلافت الٰہیہ بہ نفسِ قرُان........................................................05
3 - حضرت مُحَمَّد (ﷺ) بہ نفسِ قرُان.............................................07
4 - اِمامِ مُبین بہ نفسِ قرُان...............................................................08
5 - وارثانِ قرُان بہ نفسِ قرُان..........................................................10
6 - اِمامت بہ نفسِ قرُان.....................................................................12
7 - اہلِ بیت بہ نفسِ قرُان....................................................................14
8 - مُودّت بہ نفسِ قرُان......................................................................15
9 - اِطاعت بہ نفسِ قرُان.....................................................................16
10- شِفاعت بہ نفسِ قرُان...................................................................18
11- صَلَوٰتُ ٱلنَّبِی کا مفہوم... .............................................................19
12- کَافر اور مومن بہ نفسِ قرُان.........................................................20
13- اِیمانِ ابوطالب بہ نفسِ قرُان.........................................................21
14- مَرتبہ ابوطالب بہ نفسِ قرُان.........................................................22
15- گواہ بہ نفسِ قرُان........................................................................23
16- تیسری شہادت بہ نفسِ قرُان..........................................................24


Presented by Ziaraat.Com

# دینِ اسلام بہ نفسِ قرُان

دِین کے معنی ہیں آئین اور قانون۔ اللہ کے نزدیک اگر کوئ دِین ہے تو وہ اسلام ہے (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-19)۔ اِسلام کے معنی ہیں اللہ کی حَاکمیت کو تسلیم کرنا اور اُس کے بنائے آئین اور قوانین پر عمل کرنا۔ دِینِ اِسلام منجانب اللہ ہے (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-83)۔ یہ دِینِ حنیف ہے (سورۃ البینۃ آیت-5)، یعنی سیدھا دِین۔ یہ دِینِ قَیِّمُ ہے (سورۃ الروم آیت-30)، یعنی معیاری دِین۔ یہ دِینِ وَاصب ہے (سورۃ النہل آیت-52)، یعنی ہمیشہ رہنے والا۔ یہ دِینِ حق ہے (سورۃ التوبۃ آیت-33)، یعنی سچّا دِین۔ یہ دِینِ فطرت ہے (سورۃ الروم آیت-30)، یعنی اللہ کے بنائے سانچے میں ڈھلا ہوا۔ یہ دِینِ مصطفےٰ ہے (سورۃ البَقَرَۃ آیت-132)، یعنی چُنّا ہوا دِین۔ یہ دِینِ خالص ہے (سورۃ الزُمر آیت-3)، یعنی کَھرا دِین۔ یہ مرتَضیٰ دِین ہے (سورۃ النور آیت-55)، یعنی افضل ترین چُنّا ہوا۔ مصطفےٰ، مجتبےٰ اور مرتَضَیٰ اِن تمام الفاظ کا مطلب ہے چُنّا ہوا، لیکن درجہ بندی میں مصطفےٰ سے مجتبےٰ اَفضل اور مجتبےٰ سے مرتَضَیٰ اَفضل۔

"اللہ جسے چاہتا ہے دِین کے لے چُنتا ہے (نبی، رَسول یا اِمام)، بَندوں میں کسی کو چُننے کا اختیار نہیں اور اللہ اِس شرک سے پاک ہے" (سورۃ القَصَص آیت-68)۔ نبّوت، رِسالت اور اِمامت کے عُہدے عالمِ ارواح میں دیے گئے۔ "اور (مُحَمَّد) اُس وقت کو یاد کرو جب سب نبیوں سے عہد لیا تھا . . ." (سورۃ آل عِمرَان آیت-81)۔ "بے شک ہم نے نوح اور اِبراھیم کو بھیجا اور اُنکی اولاد میں نبّوت اور کتاب کو رکھا . . ." (سورۃ الحدید آیت-26)۔ حضرت ھود، لُوطؑ اور ابراھییم (علیہ سَلام) اولادِ حضرت نوح (علیہ سَلام) میں سے تھے، نیز حضرت اِسْمَاعِیلَ، اسحاق، یعقوب، یوسف، داؤد، سلیمان، ایوب، زَکَرِیَا، یَحْیَیٰ، إِلْیَاسَ، الْیَسَعَ، یُونُسَ، موسیٰ، ہارون اور عِیسَیٰ (علیہ سَلام) یہ سب اَنبیاء اولادِ اِبراھیم میں سے تھے (سورۃ الأنعام آیت-84 تا 87)۔ حضرت نوح، اِبراھیم، موسیٰ اور عیسَیٰ (علیہ سَلام) سب دینِ اسلام کے پیروکار تھے (سورۃ الشورا آیت-13)۔ "یہی ورثہ اِبرھیم نے اپنے بیٹوں کو چھوڑا اور یعقوب نے اپنی اولاد کو وصیت کی کہ، اللہ نے تمھارے لیے دینِ اسلام کو چُن لیا اور تم مسلمان رہ کر ہی مرنا" (سورۃ البَقرۃ آیت-132)۔ پس اللہ نے دین کی تبلیغ کے لے اَنبیاء کو چُنَا اور اُن کی اولاد در اولاد میں اِس سلسلے کو قایم رکھا اُمت در اُمت نہیں!

اللہ نے حضرت اِبراھیم (علیہ سَلام) کو جب کہ وہ عُہدہِ نبّوت و رِسالت پر فائز تھےعظیم قربانی میں کامیابی کے بعد پوری اِنسانیت کا اِمام بنایا اور ہمیشہ رہنے والی اِمامت کو اولادِ اِبراھیم میں رکھا، نیز بتلایا کہ عُہدہِ اِمامت ظالم کو نہیں ملے گا (سورۃ البَقَرَۃ آیت-124)۔ یعنی اِمام ظلمِ اکبر اور ظلمِ اَصغر سے پاک ہو گا۔ حضرت یونس (علیہ سَلام) نبی تھے اوراَپنے نفس پر ظلم کرنے کے سبّب اللہ سے بخشش چاہی (سورۃ الأنبیَاء آیت-87، 88)، یعنی ہر نبی یا رَسول اِمام نہیں ہوتا اور اِمام معصوم ہوتا ہے کیونکہ شیطان کو خالص (معصوم) ہستیوں پراختیار نہیں (سورۃ صٓ آیت-83)۔ "بیشک اللہ نے چُن لیا آدم، نوح، آلِ اِبراھیم اور آلِ عِمرَان کو سب جہان والوں میں سے" (سورۃ آل عِمرَان آیت-33)۔ بہ نفسِ قران اِسم عِمرَان جس کا ذِکر اِس آیتِ مبارکہ میں آیا اُس کو تین ممکنہ ہستیوں سے منصوب کیا جا سکتا ہے: حضرت موسیٰ (علیہ سَلام) کے والد، حضرت مَریَم (سلام اللہ علیہا) کے والد اور مولا علی (علیہ سَلام) کے والد حضرت ابو طالب (علیہ سَلام) جن کا نام عِمرَان ہے۔ حضرت موسیٰ (علیہ سَلام) سے اولاد نہیں ہوئ اور حضرت عیسیٰ (علیہ سَلام) نے شادی نہیں کی، اِس لے لفظ آل اِن ہستیوں سے منصوب نہیں کیا جاسکتا۔ لِہٰزا ہمیشہ رہنے والی اِمامت کا سلسلہ جس کا وعدہ اللہ نے اولادِ اِبراھیم میں رکھنے کا کیا وہ آلِ عِمرَان (آلِ ابو طالب) ہیں۔ "جن کو ہم اِمام بناتے ہیں وہ ہمارے اَمر سے ہدایت کرتے ہیں اور وہ ہمیشہ سے مُتّقی ہیں" (سورۃ السجدۃ آیت-24)۔ "اور ہم نے اِرادہ کر لیا جن کو زمین میں مظلوم بنایا اُن کو اِمام اور زمین کا وارث بنایں گے" (سورۃ القَصَص آیت-5)۔ "اور ہم نے اِس {اسمٰعیل (علیہ سَلام) کی قربانی} کو زبحِ عظیم سے بدل دیا" (سورۃ الصَّافات آیت-107)۔ کربلا میں قربانی زبحِ عظیم تھی جو کہ روشن دلیل ہے سلسلہِ اِمامت کی اہلِ بیت میں۔ اِمامت کے چار عہدے ہوتے ہیں: خلیفہ، اِمام اُلناس، ہادیِ کُل اور اِمام اُلخَلق۔ حضرت اِبراھیم (علیہ سَلام) اِمامِ اُلناس تھے لیکن حضرت مُحَمَّد (ﷺ) اِمامُ اُلخلق تھے اِسی لے آپکےاشارے پر چاند دو ٹکڑے ہوا، سورج پلٹا اور پتھروں نے آپکے ہاتھ پر کلمہ پڑھا۔ حضرت مُحَمَّد (ﷺ) آخری نبی ہیں (سورۃ الأحزاب آیت-40)۔ نبّوت اور اِمامت کا سلسلہ {حضرت مُحَمَّد (ﷺ) اور اِمام مھدی (علیہ سَلام)}، حضرت ابراھیم و إِسْمَاعِیلَ (علیہ سَلام) سے جڑا ہے۔

"یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور (دین) کو بجھا دیں، لیکن میں اللہ اپنے نور کو کامل کر کے رہوں گا اگرچہ کفّار کتنا نا پسند کریں" (سورۃ التوبۃ آیت-32)۔ 10 ہجری میں حج سے واپسی پر حضور کو حکم ہوا، "اے رسول پہنچا دو اُس پیغامِ وہی کو جو آپ کے رَب کی طرف سے نازل کیا گیا اور اگر تم نے یہ کام نہ کیا تو گویا میری رِسالت کا کوی کام نہ کیا اور اللہ تمھیں انسانوں کے شرسے بچاے گا، بیشک اللہ کَافروں کو ہدایت نہیں کرتا" (سورۃ المَائدۃ آیت-67)۔ لِہٰزا حضور نے غدیرِ خُم میں ممبر پر مولا علی (علیہ سَلام) کو اپنے ساتھ کھڑا کر کے حاجیوں کے بڑے مجمعے میں اعلان کیا، "جِس جِس کا میں مولا (حاکم) اُس اُس کا یہ علی مولا"۔ اِعلانِ ولایتِ علی کے فوراً بعد یہ وہی نازل ہوئ، ". . . اج کے دن اللہ نے اپنی نعمت کو تمام کیا اور دین ِاسلام مکمل ہوا . . ." (سورۃ المَائدۃ آیت-3)۔

دینِ اِسلام کی بنیاد قرُان ہے اور قرُان میراث ہے، نیز اللہ نے اِس کا وارث مصطفےٰ بندوں کو بنایا (سورۃ فاطر آیت-32)۔ کیونکہ وارث ہمیشہ میراث سے اَفضل ہوتا ہے اِسی لے اگر وَارث بیمار ہو جاے تو جان بچانے کے لے اپنی میراث (جائداد، مال و دولت) کو صرف کر دیتا ہے۔ اِسی افضلُیت کے تناظر میں جہاں قرُان اَمر ہے (سورۃ الطّلَاق آیت-5)، وہاں وارثانِ قرُان أُولِي الْأَمْرِ ہیں۔ "اے اِیمان والو اطاعت کرو اللہ، رسول اور أُولِي الْأَمْرِ کی . . ." (سورۃ النِّسَاء آیت-59)۔ أُولِي الْأَمْرِ وہ ہستیاں ہیں جن کو نامذد کیا رسول نے اور جابر بن عبدللہ (رضی اللہ عنہ) کو اپنے خُلافہ جو سب قبیلہِ قریش سے ہونگے اُن کے نام بتلاے: علی بن ابو طالب، حسن بن علی، حسین بن علی، علی بن حسین، مُحَمَّد بن علی، جعفر بن مُحَمَّد، موسی بن جعفر، علی بن موسی، مُحَمَّد بن علی، علی بن مُحَمَّد، حسن بن علی اور مُحَمَّد المھدی بن حسن۔ نیز پانچویں خلیفہ اِمام مُحَمَّد باقر (علیہ سَلام) کو اپنا سَلام پہنچانے کی تاکید کی جو کہ انہوں نے پہنچایا۔ قرُان کی آیات میں کہیں اختلاف نہیں (سورۃ النِّسَاء آیت-82) اور اِن 12 آئمہ میں دینِ اسلام میں اختلاف نہیں پایا جاتا جو کہ اِمامتِ الٰہیہ کی روشن دلیل ہے۔ "اس دن ( قیامت) تمام انسانوں کو اُن کے متعلقہ اِمام کےساتھ بلایں گے . . ." (سورۃ الإسراء آیت-71)۔ یعنی جب تک ایک بھی بندہ اِس دنیا میں موجود ہے اِمام کا وجود ہونا ضروری ہے۔ شبِ قدر میں مَلَائکہ کا نزول ہوتا ہے اور وہ لاتے ہیں اللہ کا اَمر (سورۃ القَدر آیت-4)، جو کہ ثبوت ہے کسی صاحبِ اَمر کے ہونے کا جن کے پاس اَمر آتا ہے۔ "کیا وہ اِس کے سوا اور کسی بات کے منتظر ہیں کہ اُن کے پاس فرشتے آئیں یا خود تمہارا پروردگار آئے یا تمہارے پروردگار کی کچھ نشانیاں آئیں (مگر) جس روز تمہارے پروردگار کی کچھ نشانیاں آئیں گی تو جو شخص پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا اُس وقت اُسے اِیمان لانا کچھ فائدہ نہیں دے گا، (پیغمبر اِن سے) کہہ دو تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں" (سورۃ الأنعَام آیت-158)۔ اِس آیت کے زیل میں حضور نے فرمایا، "میرے 12 ویں خلیفہ مُحَمَّد

Presented by Ziaraat.Com

**المهدی کا جب ظہور ہو گا تو زمین سے خضر اور اِلیاس اور آسمان سے اِدریس اورعیسَیٰ آیں گے مُحَمَّد المهدی کے گواہ کے طور پر اورعیسَیٰ نماز پڑھیں گے مُحَمَّد المهدی کے پیچھے" (صحاح ستّہ)۔ "دین میں جبر نہیں . . ." (سورة البَقَرَة آیت-256)۔ "تم سب مل کر اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو . . ." (سورة آلِ عِمرَان آیت-103)۔ "جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ در گروہ بن گئے یقیناً اُن سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، اُن کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی اُن کو بتائے گا کہ آنہوں نے کیا کچھ کیا ہے" (سورة الأنعَام آیت-159)۔ "جِس نے اِسلام کے لے اپنے سینے کو کھُولا وہ اپنے پروردگار کے نور (دین) پر ہے . . ." (سورة الزمرآیت-22)، نیز "جِس نے بھی اِسلام کے سوا کوئ اور دین چاہا اُسے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا" (سورة آلِ عِمرَان آیت-85)۔ جنہوں نے اللہ کی حُجّت کو مان کر اپنی حُجّت بنائ اُن پر اللہ کا غضب اور عذاب 3ہے (سورة الشوره آیت-16)۔**

Presented by Ziaraat.Com

# خلَافتِ الٰہیہ بہ نفسِ قرُان

خَلِیفہ کے معنی ہیں جانشین یا نمائندا۔ خَلِیفةُ اُللّٰہ کا مطلب ہے اللہ کا نمائندا جو اِس دنیا میں اللہ کی حَاکمیت کو قائم کرے۔ جب اللہ نے فرشتوں سے فرمایا، ”میں زمین میں اپنا خَلِیفہ بنانے والا ہوں، تو وہ بولے تو اِیسے کو خَلِیفہ بنا ے گا جو اِس میں فطنہ انگیزی اور خونریزی کرے گا؟ حالانکہ ہم تیری حمد اور پاکیزگی بیان کرتے ہیں“۔ جواب میں اللہ نے فرمایا، ”میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے“۔ پھراللہ نے حضرت آدم (علیہ سَلام) کو تمام (اشیاء کے) نام سکھا دیئے اور اُنہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا، ”مجھے اِن اشیاء کے نام بتاو اگر تم سچّے ہو“۔ جب فرشتے اُن اشیاء کے نام نہ بتلا سکے اور حضرت آدم (علیہ سَلام) نے بتلا دیے تو اللہ کے حکم پر تمام فرشتوں نے حضرت آدم (علیہ سَلام) کو سجدہ کیا سوا ے جن ابلیس کے (سورۃ البَقرَۃ آیت–30 تا 34)۔ لِہٰزا حضرت آدم (علیہ سَلام) کومنصبِ خلافت علم کی بنیاد پر ملا۔ اِسی طرح اُس وقت کے سرداروں کی مُخالفت کے باوجود اللہ نے حضرت طالوت (علیہ سَلام) کو عِلم کی بنیاد پر خَلِیفہ مقرر کیا (سورۃ البَقرَۃ آیت–247)۔ نیز اللہ نے اپنے خُلّافہ داوُد اورسُلیمان (علیہ سَلام) کو عِلم و حِکمت سے نوازا اور لوگوں پر فضیلت بخشی (سورۃ اَلنمل آیت–15)۔ مزید برآں حضرت موسٰی (علیہ سَلام) کی دعا کے جواب میں حضرت ہارون (علیہ سَلام) کو آن کا وزیر مقرر کیا ( سُورۃ طٰہٰ آیت-29، 30، 32، 36)۔ اِسی طرح اللہ نے حضرت اِبراھیم (علیہ سَلام) کو جبکہ وہ عہدِہ نبوت و رسالت پرفایز تھے عظیم قربانی میں کامیابی کے بعد پوری انسانیت کا اِمام بنایا اور ہمیشہ رہنے والی اِمامت کو اولادِ اِبراھیم میں رکھا، نیز بتلایا کہ عُہدہِ اِمامت ظالم کو نہیں ملے گا (سورۃ البَقرَۃ آیت-124)۔ لِہٰزا اِمام ظلِم اکبر اور ظلِم اصغر سے پاک ہو گا یعنی معصوم۔ اِمامت کے چار عہدے ہوتے ہیں: خَلِیفہ، اِمامِ اُلناس، ہادیِ کُل اور امامُ اُلخلق۔ حضرت اِبراھیم (علیہ سَلام) اِمام اُلناس تھے لیکن حضرت مُحَمَّد (صلی اللہ علیہ وسلم) اِمام اُلخلق تھے، اِسی لے آپ کےاشارے پر چاند دو ٹکڑے ہوا، سورج پلٹا اور پتھروں نے اپکے ہاتھ پر کلمہ پڑھا۔ نبوت، رِسالت اور اِمامت کےعُہدے علِم ارواح میں دیے گے۔ ”اور (مُحَمَّد) یاد کرو اُس وقت کو جب تمھیں سب نبیوں پر گواہ بنایا تھا . . .“ (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-81)۔ خلافتِ اِلٰہیہ میں، ”اللہ جسے چاہتا ہے دین کے لے چنتا ہے (نبی، رسول یا اِمام)، بندوں میں کسی کو چُننے کا اختیار نہیں اور اللہ اِس شرک سے پاک ہے“ (سورۃ القَصَص آیت-68)۔ ”اِن سب رسولوں (کے لئے اللہ) کا دستور (یہی رہا ہے) جنہیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا تھا اور آپ ہمارے دستور میں کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے“ (سُورۃ الْإِسْرَاء آیت-77)۔ لِہٰزا خلافتِ الٰہیہ کا سلسلہ تا قیامت اِسی طرح قایم رہے گا اور اِس میں اَوّلین انتحابِ معیارِ فضیلت علم و حکمت ہے نیز خَلِیفہ کا رتبہ ’علیہ سَلام‘ ہوتا ہے۔

قرُان اَلعلم ہے (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-61)۔ ” . . . اور اللہ نے آپ (مُحَمَّد) پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی ہے اور اُس نے آپ کو وہ سب عِلم عطا کر دیا ہے جو آپ نہیں جانتے تھے . . .“ (سورۃ النِّسَاء آیت-113)۔ قرُان کا حقیقی مفہوم اللہ کےعلاوہ عِلم میں رَاسخ ہستیاں جانتی ہیں (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-7)، اور اِن ہستیوں میں مولا علی (علیہ سَلام) کا مقام حضرت مُحَمَّد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد سب سے بلند ہے۔ اللہ نے ہر شہ کا عِلم اِمامِ مبین میں رکھا (سوہ یٰس آیت-12) اور حضور نے فرمایا، ”اِمامِ مبین زاتِ علی ہے یعنی درخشاں اِمام“۔ ” کافر کہتے ہیں کہ آپ رسول نہیں ہیں، آپ اِن سے کہہ دیں کہ میرے لیئے ایک اللہ کافی ہے اور دوسرا وہ جس کو کتاب (قرُان) کا عِلم ہے (سورۃ الرّعد آیت-43)۔ اِس آیت کے زیل میں حضور نے فرمایا، ”دوسرا گواہ علی ابنِ ابو طالب ہے“۔ قرُان کی اصل جگہ أُوتُوا الْعِلْمَ (جنہیں علم دیا گیا) کے سینے ہیں (سورۃ العنکبوت آیت-49)۔ أُوتُوا الْعِلْمَ کے درجات ہم بہت زیادہ بلند کردیں گے (سورۃ المجادلۃ آیت-11)۔ قرُان طاہر ہے اور اِس کی معنویّت کی گہرای تک نہیں پہنچ سکتا مگر طاہر (سورۃ الواقِعَۃ آیت-79)۔ طہارت کے زُمرے میں اہلِ بیت کا مقام بلند ترین ہے کیونکہ مولا علی (علیہ سَلام)، بی بی فاطمہ (سلام اللہ علیہا)، اِمام حسن و حسین (علیہ سَلام) ہی چادرکے اندر حضور کے ساتھ تھے جب آیتِ طتہیر کا یہ حصہ نازل ہوا: ”اللہ نے یہ ارادہ کر لیا کہ صرف اور صرف اے اہلِ بیت تمھیں ہر نجاست سے دور رکھے اور اِس طرح پاک رکھے جو پاکیزگی کا حق ہے“ (سورۃ الأحزاب آیت-33)۔

”صرف اور صرف تمھارا اللہ ولی (حَاکم، مددگار)، رسول ولی اور وہ مومنین ولی جو دیتے ہیں زکات حالتِ رکوع میں“ (سورۃ المائدۃ آیت-55)۔ گو کہ اِس آیت کا نذول مولا علی (علیہ سَلام) کے اُنگشتری حالتِ رکوع میں فقیرکو دینے پر ہوا، لیکن اللہ نے جمع کا صیغہ اِستعمال کر کے مومنین کے گروہ کی نشان دہی کی جن کا مہور مولا علی (علیہ سَلام) کی زات ہے جہاں سے وَلایت کا سلسلہ شروع ہوا اور یہ مومنین اِسی معنی میں ولی ہیں جس معنی میں اللہ اورحضرت مُحَمَّد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ ”جس نے ولی مانا اللہ اُس کے رسول اور اِن مومنین کو تو شامل ہوجاے گا اللہ کی غالب جماعت میں“ (سورۃ المَائدۃ آیت-56)۔

10 ہجری میں حج سے واپسی پر حضور کو حکم ہوا کہ ”پہنچا دواُس پیغامِ وہی کو اور اگر تم نے یہ کام نہ کیا تو گویا رسالت کا کوئ کام نہ کیا . . .“ (سورۃالمَائدۃ آیت-67)۔ لِہٰزا غدیرِ خم میں حضور نے حاجیوں کے بڑے مجمعے میں اعلان کیا کہ ”جِس جِس کا میں مولا (حَاکم) اُس اُس کا یہ علی مولا“۔ اعلانِ غدیر پر اللہ نے فرمایا، ”. . . آج کے دن ہم نے اپنی نعمت کو تمام کیا اور دین مکمل ہوا . . .“ ( سورۃ المَائدۃ آیت-3)۔

قرُان اَمر ہے (سورۃ الطّلَاق آیت-5) اور اِس کے وارث أُولِي الْأَمْرِ۔ ”اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ، رسول اورأُولِي الْأَمْرِ کی . . .“ (سورۃ النِّسَاء آیت-59)۔ أُولِي الْأَمْرِ وہ ہستیاں ہیں جن کو نامذد کیا رسول نے اور جابر بن عبدللہ (رضی اللہ عنہ) کو اپنے خُلّافہ کے نام بتلاے جو سب قبیلہِ قریش سے ہونگے: علی بن ابو طالب، حسن بن علی، حسین بن علی، علی بن حسین، مُحَمَّد بن علی، جعفر بن مُحَمَّد، موسیٰ بن جعفر، علی بن موسیٰ، مُحَمَّد بن علی، علی بن مُحَمَّد، حسن بن علی اور مُحَمَّد المھدی بن حسن۔ نیز پانچویں خلیفہ اِمام مُحَمَّد باقر (علیہ سَلام) کو اپنا سَلام پہنچانے کی تاکید کی جو کہ اُنہوں نے پہنچایا۔ قرُان میراث ہے اور اللہ نے اِس کا وارث مصطفٰے بندوں کو بنایا (سورۃ فاطر آیت-32)۔ مصطفٰے بندوں پر اللہ سَلام بھیجتا ہے (سورۃ النمل آیت-59)۔ یعنی مصطفٰے بندے جو قرُان کے وارث ہیں مرتبہِ ’علیہ سَلام‘ پر فائز ہیں۔ اِسی لے مسجدِ نبوی میں اِن 12 آیمہ کے ناموں کے ساتھ علیہ سَلام کندہ ہے۔ قرُان کی آیات میں کہیں اختلاف نہیں جو دلیل ہے کہ یہ کلام اُللّٰہ ہے (سورۃ النِّسَاء آیت-82) اور اِن 12 آئمہ میں دینِ اِسلام میں کوئ اختلاف نہیں پایا جاتا جو کہ خلافتِ الٰہیہ کی روشن دلیل ہے۔ ”اس دن ( قیامت) تمام انسانوں کو اُن کے متعلقہ اِمام کےساتھ بلایں گے . . .“ (سورۃ بنیٰ اسرآییل آیت-71)۔ یعنی جب تک ایک بھی بندہ اِس دنیا میں موجود ہے اِمام کا وجود ہونا ضروری ہے۔ شبِ قدر میں مَلَائِکہ کا نزول ہوتا ہے اور وہ لاتے ہیں اللہ کا اَمر (سورۃ القَدر آیت-4)۔ جو کہ ثبوت ہے کسی صاحبِ اَمر کے ہونے کا جن کے پاس اَمرآتا ہے۔ ”کیا وہ اِس کے سوا اور کسی بات کے منتظر ہیں کہ اُن کے پاس فرشتے آئیں یا خود تمھارا پروردگار آئے یا تمھارے پروردگار کی کچھ نشانیاں آئیں (مگر) جس

Presented by Ziaraat.Com

روز تمہارے پروردگار کی کچھ نشانیاں آئیں گی تو جو شخص پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا اُس وقت اُسے ایمان لانا کچھ فائدہ نہیں دے گاِ، (پیغمبر اُن سے) کہہ دو کہ تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں" (سورة الأنعَام آیت-158)۔ اِس آیت کے زیل میں حضور نے فرمایا، "میرے 12 ویں خلیفہ کا جب ظہور ہوگا تو زمین سے خضر اورالیاس اورآسمان سے ادریس اورعیسَیٰ آیں گے میرے بارویں خلیفہ مُحَمَّد المہدی کے گواہ کے طور پراور عیسَیٰ نماز پڑھیں گے اُن کے پیچھے" (صحاح ستّہ)۔ ابلیس نے اللہ کو مان کراُس کے خلیفہ کا انکار کیا، اب جو اللہ کو مان کر اپنے وقت کے اِمام کو نہ مانے اُس کا مقام کیا ہو گا؟

# حضرت مُحَمَّد (ﷺ) بہ نفسِ قرُان

مُحَمَّد کے معنی ہیں جس کی زیادہ سے زیادہ تعریف کی جاے۔ کیونکہ مُتّکلّم کے بدلنے سے کَلام کی اہمیت بدل جاتی ہے اور حضرت مُحَمَّد (ﷺ) کی تعریف اللہ نے درجہِ انتہا کی۔ کائنات کی کل اشیاء عَبد ہیں (سورۃ مَریَم آیت-93)۔ حضورِ اَکرم اِس کَائنات کے پہلےعَبد (سورۃ الزخرف آیت-81) اور مُسلمان ہیں (سورۃ الأنعَام آیت-163)۔ آپ کو پہلے اللہ نے قران کی تعلیم دی اور پھر حضرت آدم علیہ سَلام کو خلق کیا (سورۃ الرَّحمٰن آیت-2، 3)۔ سجدِ آدم کے وقت آپکی زات درجہِ آلین یعنی بلند مرتیہ پر تھی (سورۃ صٓ آیت-75)۔ اللہ نے تبلیغِ رسالت کا نہایت پختہ عہد تمام نبیوں اور (خصوصاً) آپ سے لیا (سورۃ الأحزَاب آیت-7)۔ آپ کا ظہور نفیس ترین مومنین میں ہوا یعنی آپ کا حسب نسب بلند ترین تھا (حضرت عبدالمطلب اور ابو طالب دونوں کعبہ کے متولی اور دین حَنیف کے پیروکار یعنی مسلمان تھے) کیونکہ، ".. . کعبہ کے متولی تو صرف متّقی لوگ ہیں . . ." (سوہ انفال آیت-34)۔ اللہ نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا جس کا ذکر زبور اور تورات میں ہے (سورۃ الأعراف آیت-157)۔ آپ کو اللہ نے اَلعلم یعنی کُل ظاہر و باطن کا عِلم عطا کیا (سورۃ النّحل آیت-89) اور دینِ حق دے کے بھیجا (سورۃ الفَتْح آیت-28)۔ آپ ہمیشہ صراطِ مستقیم پر رہے (سورۃ یٰسین آیت-4)۔ آپ کو گواہی دینے، خوشخبری سنانے، ڈرانے، خدا کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا (سورۃ الأحزَاب آیت-45، 46)۔ آپ کا وجود تمام جہانوں کے لیے رحمت ہے (سورۃ الأنبیَاء آیت-107)۔ ثابت قدمی میں آپ انتہاےِ کمال پر تھے یعنی معصوم (سورۃ الإسرَاء آیت-74)۔

آپ پراِیمان (سورۃ الفَتْح آیت-9)، آپکی بیعت (سورۃ الفَتْح آیت-10)، حَاکمیت (سورۃ المَائدۃ آیت-55)، اِطاعت (سورۃ الأحزَاب آیت-31)، مُخالفت (سورۃ التّوبَۃ آیت-63)، اَمانت میں خیانت (سورۃ الأنفَال آیت-27)، آپکا فضل اور عنایت (سورۃ التّوبَۃ آیت-59)، اَمر (سورۃ الأحزَاب آیت-36)، رَاستہ (سورۃ الشّوریٰ آیت-52)، وَعدہ (سورۃ الأحزَاب آیت-22)، ہَاتھ (سورۃ الأنفَال آیت-17)، مالِ غنیمت کے پانچواں حصے پر حق (سورۃ الأنفَال آیت-41)، آپ سے کُفر (سورۃ تَوبَۃ آیت-54) اور آپکو جھٹلانا (سورۃ الأنعَام آیت-33)، اِن تمام جملہ اَمور کو اللہ نے اپنی ذات سے منصوب کیا۔ اللہ نے آپ کو نہ کبھی چھوڑا اور نہ کبھی ناراض ہوا (سورۃ الضّحیٰ آیت-3)۔ آپ نہیں چاہتے مگر جو اللہ چاہتا ہے (سورۃ الاِ نسَان آیت-30)۔ سورۃ النّجْم کی آیت 2، 3 اور 4 میں حضرت محمّد (ﷺ) کی ذاتِ اقدس کے لے یہ اصول واضع کیئے کہ ہرحالت میں کُلّی طور پر اُن کا ہر قول اورعمل مرضئِ الٰہئ ہے۔ اللہ اور رسول میں جدائ ڈالنا کچھ باتیں رسول کی ماننا اور کچھ کو نہ ماننا اور آپکی شخصیت کو کسی بھی وقت دائرہِ نبوت کے باہر سمھجنا حقیقی کُفر ہے (سورۃ النّسَاء آیت-150،151)۔ مُحَمَّد (ﷺ) و آلہ مُحَمَّد قُربِ الٰہئ میں ہمیشہ سے ہیں اور اللہ نے اہلِ ایمان کو اِن سے قرب اختیار کرنے کا حکم دیا (سورۃ الأحزَاب آیت-56)۔

قرُان کا نزول آپ کے قلبِ مبارک پر ہوا (سورۃ البَقرَۃ آیت-97)۔ نیز فرمایا کہ اگر قرُان کو پہاڑوں پر اتارا جاتا تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتے (سورۃ الحَشر آیت-21)۔ اللہ نے آپ سے اظہارِ اُلفت آپ کی جان (سورۃ الحِجر آیت-72)، رسالت، (سورۃ یٰسین آیت-1)، اخلاق (سورۃ القلم آیت-4) اور شہرِ مکہ جہاں آپ قیام پزیر تھے (سورۃ البَلد آیت-1، 2) کی قسمیں کھا کر کیا اور آپ کے ذکر کو بلند کیا (سورۃ الشَرح آیت-4)۔ آدابِ رسالت اللہ نے یوں سکھلاے کہ اُن کی بے حد عزت و تکریم کرو اور بزرگی مانو (سورۃ الفَتْح آیت-9)، رسول سے پہلے مت بولو، اُن سے اُونچی آواز میں کلام مَت کرو جِس طرح آپس میں کرتے ہو اور اُن سے دبی آواز میں گفتگو کرو (سورۃ الحِجرات آیت-1، 2، 3)۔ قران میں تمام انبیَاء کو نام لے کر پکارا لیکن آپ کو پکارا القاب کے ساتھ (یٰسین، مدثّر، مُزمَل، طٰہٰ)۔ قران میں اللہ نے 211 مرتبہ کہا تیرا رَب اور اُمت کو 15 مرتبہ پکارا اور کہا تمھارا رَب اور حکم دیا کہ جب وہ بلایں تو فوراً رجو کرو (سورۃ الانفال آیت-24)۔ آپ کے دشمنوں کے طعنوں کا جواب اللہ نے دیا اور کہا کہ، آپ نہ دیوانے (سورۃ التکویر آیت-22) اور نہ ہی شاعر ہیں (سورۃ الحاقۃ آیت-41)۔ آپ کے بدترین دشمن چچّا ابو لہب پر اللہ نے عذاب نازل کیا (سورۃ لہب)۔ نیز فرمایا، ہم نے تمھیں (مُحَمَّد) خیرِ کثیر عطا کیا اور تمھارا دشمن اَبتر ہر گا (سورۃ الکوثر)۔

حضور نے اُمّت سے اَجرِ رسالت یہ مانگا کہ میرے اقرآبا میں مودّت کرو (سورۃ الشوریٰ آیت-23)۔ مودّت وہ شہ ہے جِس پر محبت قربان کر دی جاۓ اور اِس کا تعلق غیرت سے ہے۔ اَقرَابہ کے بارے میں پوچھنے پرحضرت محمّد (ﷺ) نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین کے نام لیے (مسند ابن حنبل، تفسیرِ کشف، صحیح مسلم اور تفسیر در المِنثور)۔ 9 ہجری میں نجران کے عیسَایوں سے حضرت عیسیٰ (علیہ سَلام) کی ولدیت کے مسعلے پر جب اتفاقِ راے نہ ہو سکا تو اِس آیت کا نزول ہوا، "پس آپ کے پاس اَلعلم آجانے کے بعد {حضرت عیسیٰ (علیہ سَلام)} کے معاملے میں جو جگھڑا کرے، تو آپ فرما دیں کہ تم اپنے بیٹوں کو لاو اور ہم اپنے بیٹوں کو لایں، تم اپنی عورتوں کولاو اور ہم اپنی عورتوں کو لایں، تم اپنے نفسوں کو لاو ہم اپنے نفسوں کو لایں اور پھراللہ کی بارگاہ میں دعا کریں کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو" (سورۃ آل عِمرَان آیت-61) اور حضور نے عیسَایوں کو مباہلے کی دعوت دی۔ اِس دعوتِ عام میں جب آپ کے 9 حرم تھے اور فرزند ابراھیم زندہ تھے لیکن آپ مولا علی، امام حسن و حسین (علیہ سَلام) اور بی بی فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کو لے کر مباہلے کے لیے تشریف لاۓ۔ نیز حضرتِ اُمِّ سلمیٰ (رضی اللہ علیہا) زوجہِ رسول کے گھر جب یہ وہی نازل ہوئ، "۔ . . اللہ نے یہ ارادہ کر لیا کہ صرف اور صرف اے اہلِ بیت تمھیں ہر قسم کی نجاست سے دور رکھے، اور اِس طرح پاک رکھے جو پاکیزگی کا حق ہے" (سورۃ الأحزَاب آیت-33)، اُس وقت حضور کے ساتھ یہی ہستیاں (اہلِ بیت) چادر کے اندر موجود تھیں۔ آپ نے فرمایا، "میرے اہلِ بیت کی مثال کشتی نوح کی طرح ہے جو اِس میں سوار ہوا نجات پا گیا جو دور رہا وہ غرق ہوا اور ہلاک ہو گیا"۔ نیز آپ ہی نے فرمایا، "حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں"۔ رسول مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں (سورۃ الأحزَاب آیت-6)۔ جس نے حضور کو غم پہنچایا اُس نے اللہ کو رنج پہنچایا اور اللہ اُس پر دنیا اور آخرت میں لعنت بھیجتا ہے (سورۃ الأحزَاب آیت-57)۔

Presented by Ziaraat.Com

## اِمامِ مُبین بہ نفسِ قرُان

مقدّس مَریَم (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-**42**) ولادتِ عیسیٰ (علیہ سَلام) کے وقت بیت المقدس (جہاں آپ قیام پزیر تھیں) سے باہر ویرانے میں چلی گیں (سورۃ مَریَم آیت-16)، تا کہ عبادت گاہ کی حُرمت برقرار رہے- لیکن **13** رجب **24** قبل ہجری مولا علی کی پیدایش کے وقت آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ اَسد جب کہ وہ خانہِ کعبہ کا طواف کر رہی تھیں، دیوارِ کعبہ شق ہونے پر کعبہ کے اندر تشریف لے گیں جہاں آپ نے تین دن قیام کیا- "کعبہ وہ پہلا گھر جو عبادت کےلیے لایا گیا بَکّہ (مَکّہ) میں، جوسَراپا ہدایت، بابرکت اور رحمت ہےعالمین کے لیے" (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-**96**)- حضرتِ عِمرَان (ابو طالب) متوّلیِ کَعبہ، سردارِ بنوں ہاشم، قبیلہِ قریش جو سلسلہِ حضرت اسمٰعیل بن حضرت ابراھیم علیہ سَلام میں سے تھے، اُن کی دعا کے جواب میں آپکے بیٹے مولا علی کا نام خانہِ کعبہ پر لٹکی ایک تختی پر نمودار ہوا، جو حشام بن عبد لمالک (بنواُمیہ) کےدورِ حکومت (**144-64** ہجری) تک وہاں موجود رہی- علی، کَعبہ اور نَجف (جہاں آپ دفن ہیں) کے معنی ہیں بلند- "مَریَمِ مقدّس اور اُن کا بیٹا آیت اللہ (اللہ کی نشانی) ہیں" (سورۃ مومنون آیت-**50**) پھر حضرت فاطمہ بنتِ اَسد (رضی اللہ علیہا) اور مولا علی (علیہ سلام) کا مقام کیا ہو گا ؟

قرُان کا حقیقی مفہوم اللہ کےعلاوہ عِلم میں رَاسخ ہستیاں جانتی ہیں (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-**7**)، اور اِن ہستیوں میں مولا علی (علیہ سلام) کا مقام سب سے بلند ہے، کیونکہ حضور نے فرمایا، "میں عِلم کا شہر ہوں اورعلی اس کا دروازہ"- اللہ نے ہر شہ کا عِلم اِمامِ مُبین میں رکھا (سورۃ یٰسین آیت-**12**) اور حضور نے فرمایا، "اِمامِ مُبین زاتِ علی ہے" یعنی درخشاں اِمام!

"کیا کوی اِس (مُحَمَّد) کی مانند ہو سکتا ہے جو اپنے ساتھ دو گواہ لے کر آیا، ایک قرُان اور دوسرا وہ جو اِس کی پیروی کرتا ہے، جس کا ذکر کتابِ موسیٰ تورات میں ہے کہ وہ (مُحَمَّد) اِمام بھی ہوگا اور رحمت بھی" (سورۃ ھود آیت-**17**)- "کَافر کہتے ہیں کہ آپ رسول نہیں ہیں، آپ ان سے کہہ دیں کہ میرے لیے ایک اللہ کافی ہے اور دوسرا وہ جس کو کتاب (قرُان) کا عِلم ہے" (سورۃ الرّعد آیت-**43**)- مولا علی نے فرمایا، "میری سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ لا شریک نے مجھے نبوت کی گواہی میں اپنے ساتھ شریک کیا"- اِعلانِ نبوت کی گواہی سب مسلمان دیتے ہیں، لیکن عطاےِ نبوت کی گواہ صرف ذاتِ علی (علیہ سلام) ہے، یعنی نبوت کا عُہدا مل رہا تھا اور آپ دیکھ رہے تھے!

حضرت موسیٰ (علیہ سلام) کا زورِ کمر حضرت ہارون (علیہ سلام) کو بنایا (سورۃ القَصَص آیت-**35**)- "اوراللہ نے (مُحَمَّد) تم پر سے بوجھ بھی اُتار دیا، جس نے تمہاری پیٹھ توڑ رکھی تھی" (سورۃ الشَّرح آیت-**2**، **3**)- حضور نے فرمایا، "علی تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو موسیٰ کو ہارون سے تھی، لیکن میرے بعد کوئ نبی نہ ہوگا"- کیا وہ شخص جو اپنے آقا پر بوجھ بنا ہوا ہے اُس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو خود عادل اور صراطِ مستقیم پر ہے؟ (سورۃ النّحل آیت-**76**)- اِس آیت کے زیل میں حضور نے فرمایا، "دوسرا شخص جو صراطِ مستقیم پر ہے وہ علی ہے"- "اور (مُحَمَّد) اُس وقت کو یاد کرو، جب کافر تمہارے بارے میں چال چل رہے تھے کہ تم کو قید کر دیں یا جان سے مار ڈالیں یا (وطن سے) نکال دیں . . ." (سورۃ الأنفَال آیت-**30**)- اُس موقعہ پر مولا علی شبِ حجرت اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوے حضور کے بستر پر سو گے- اللہ نے اِس عملِ جاں نثاری کو اِس طرح بیان کیا، "اور تم میں ایک شخص ایسا بھی ہے جس نے اَپنا نفس بیچ کر اللہ کی تمام رضایں لے لیں . . . " (سورۃ البَقَرَۃ آیت-**207**)- اِسی لے اپکو علیِ مرتضیٰ بھی کہتے ہیں- " . . . اور اُن مومنوں کیلے اپنے کاندھے جھکا دے جو تیری پیروی کریں" (سورۃ الشُّعَرَاء آیت-215)- جس نے حضورکے کندھوں پر سوار ہو کر خانہِ کعبہ کے بتوں کو توڑا وہ ذاتِ علی تھی! "جو (مُحَمَّد) صدق لے کر آیا اور جِس نے اُس کی تصدیق کی وہ دونوں متقی ہیں" (سورۃ زُمر آیت-33)- اِس آیت کے زیل میں حضورنے فرمایا، "یہ دوسرا شخص علی ابن ابی طالب ہے"- اِسی لے آپکو امام اُلمتّقین بھی کہا جاتا ہے-

جنگِ بدرمیں حضرت امیر حمزہ (رضی اللہ عنہ) اور مولا علی (علیہ سلام) نے نہ صرف انفرادی مقابلے میں مُقابل کو قتل کیا بلکہ مجموعی جنگ میں کُفّار کو زِلت آمیز شکست دی، "اور یقیناً بدر میں اللہ نے مدد کی جب تم دشمن کے مقابلے میں کمزور تھے . . ." (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-123)- "تم نے کسی کو قتل نہیں کیا، بلکہ اُن کو اللہ نے قتل کیا . . ." (سورۃ الأنفَال آیت-17)- اِسی لے آپکا لقب ید اُللہ یعنی اللہ کا ہاتھ بھی ہے- جنگِ اُحد میں تمام اصحاب رسول کو چھوڑ کر بھاگ گے (سواے مولا علی کے) {سورۃ آلِ عِمرَان آیت-153} اور اللہ نے فرمایا کہ، وقعہِ اُحد میں یہ دیکھانا مقصود تھا کہ کون اصل مومن ہے (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-166)- جنگِ خندق میں جب مُسلمان جنگ کی سختیوں کے باعث چلّا اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آے گی؟ ". . . دیکھو اللہ کی مدد آیا جاتی ہے . . ." (سورۃ البَقَرَۃ آیت-214)- اُس وقت مولا علی اَمر بن ابدود کے مقابلے میں آے اور رسول نے فرمایا، "کُلِ ایمان کُلِ کُفر کے مقابلے میں جا رہا ہے" اور جب مولا علی نے مقابل کو قتل کیا تو رسول نے فرمایا، "خندق میں علی کی ایک ضربت عبادتِ ثقلین سے افضل ہے"- جنگِ خیبر میں جب مسلمان قلع فتح نہ کر سکے تو رسول نے فرمایا، "کل میں عَلّم اُس کو دوں گا جو کرار اور غیرِ فرار ہوگا اور قلع فتح کرے گا"-
دوسرے دن حضور نے مولا علی کو عَلّم دیا، اور جب مولا علی مرحب کے مقابلے میں آے تو فرمایا، "میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا، میں ہوں اللہ کا شیر" اور ایک ہی وار میں اُسے قتل کر ڈالا- "اُن کو کیا ہو گیا ہے کہ میرے تذکرے سے منہ پھیرتے ہیں گویا یہ وحشی گدھے ہیں جو میرے شیر کو دیکھ کر بھاگتے ہیں" (سورۃ المدَّثِّر آیت-49-51)- اِس آیت کے زیل میں آپ کو شیرِ خدا بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ زاتِ علی ہی تھی جس نے ہر جنگ میں کفار کو نیست و نابود کیا-

"تم (مُحَمَّد حج سے) فارغ ہو کر نامزد کر دو" (سورۃ لشَّرح آیت-7)- شبِ معراج اللہ نے حضور پر'ما' کی وہی کی (سورۃ النّجْم آیت-10) اورحج سے وَاپسی کے موقع پر غدیرِ خم میں حضور پر یہ وہی نازل ہوی، "اعلان عام کرو اُس 'ما' کا جس کی وہی تم پر کی گی، اور اگر تم نے یہ کام نہ کیا تو گویا رسَالت کا کوئ کا م نہ کیا" (سورۃ المَائدۃ آیت-67)- لہٰزا غدیرِ خم میں حضور نے حاجیوں کےایک بڑے مجمے کے سامنے ممبر پر مولا علی (علیہ سلام) کو اپنےساتھ کھڑا کیا اور آپکا ہاتھ بلند کر کے یہ اعلان کیا، "جِس جِس کا میں مولا اُس اُس کا یہ علی مولا"- اعلانِ ولایتِ علی کے فوراً بعد یہ وہی نازل ہوئ، ". . . آج کے دن (اعلانِ ولایتِ علی پر) اللہ نے اپنی نعمت کو تمام

Presented by Ziaraat.Com

کیا اور دینِ اسلام مکمل ہو . . .“ (سورة المَائدة آیت-3)– ”اوراللہ کی نعمت کو یاد کرو اور اِس عہد پر قایم رہنا جب تم نے کہا، ’ہم نے سنا اور ہم نے مانا‘، اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ سینوں کے راز جانتا ہے“ (سورة المَائدة آیت-7)– ”وہ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں، لیکن پھر بھی انکار کرتے ہیں اور اُن میں اکثریت نا شکروں کی ہے“ (سورة النّحل آیت-83)– حضرتِ اُمّ سلمہ (رضی اللہ علیہا) زوجہِ رسول کے گھر جب یہ وہی نازل ہوئ، ”اللہ نے یہ ارادہ کر لیا کہ صرف اور صرف اے اہلِ بیت تمھیں ہر قسم کی نجاست سے دور رکھے، اور اِس طرح پاک کرے جو پاکیزگی کا حق ہے“ (سورة الأحزَاب آیت-33)، اُس وقت حضور کے ساتھ چادر میں صرف مولا علی، اِمام حسن وحسین (علیہ سَلام) اور حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) تھے– نجران کےعیسَایوں کے ساتھ حضرت عیسیٰ (علیہ سَلام) کی ولدیت کے معاملے پر حب اِتّفاق نہ ہو سکا تو حضور کو حکم ہوا، ”. . . تم اپنے بیٹوں کو لاو اور ہم اپنے بیٹوں کو لایں، تم اپنی عورتوں کولاو اور ہم اپنی عورتوں کو لایں، تم اپنے نفسوں کو لاو ہم اپنے نفسوں کو لایں اور پھر اللہ کی بارگاہ میں دعا کریں کہ جھوٹوں پر اللہ کی لَعنت ہو“ (سورة آلِ عِمرَان آیت-61)– اِس جنگِ صداقت میں حضور نے بیٹوں کی جگہ حسنین، عورتوں کی جگہ بی بی فاطمہ اور نفسوں کی جگہ مولا علی کو لے کر میدان میں تشریف لاے– اِسی لے آپکو نفسِ رسول بھی کہا جاتا ہے– ”کسی کو جایز نہیں چاہے مدینے یا باہر کا رہنے والا ہو کہ رسول اور اُپ کے نفس کی مخالفت کرے“ (سورة التّوبَة آیت-120)– جب مولا علی نے حالتِ رکوع میں اُنگشتری ایک فقیر کو دی اُس قت یہ آیت نازل ہوی، ” صرف اور صرف تمھارا اللہ ولی (حاکم)، رسول ولی اور وہ مومنین ولی جو دیتے ہیں ذکات حالت رکوع میں“ (سورة المَائدہ آیت-55)– ”اور ہم نے اُن میں سے اِمام بنائے جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتےہیں، صابر اور ہماری آیتوں پر یقین رکھتے ہیں“ (سورة السَّجدَة آیت-24)– 19 رمضان 40 ہجری دورانِ نماز مسجد میں آپ پر ابنِ مُلجم نے تلوار سے وار کیا اور 21 رمضان اپ رِحلت فرما گے– ”. . . اور جو اللہ کی راہ میں شہید ہو جایں انہیں مردہ نہ سمھجنا . . .“ (سورة آلِ عِمرَان آیت-169)–

Presented by Ziaraat.Com

# وارثانِ قران بہ نفسِ قرُان

قرُان میراث ہے اور اللہ نے اِس کے وارث مصطفےٰ بندوں کو بنایا (سورۃ فاطرآیت-32)۔ کیونکہ وارث ہمیشہ میراث سے اَفضل ہوتا ہے اِسی لے اَگر وارث پرمصیبت آجاۓ تو جان بچانے کے لے اپنی میراث (یعنی جائداد، مال و دولت) کو صرف کر دیتا ہے۔ اِسی افضلیت کے تناظر میں جہاں قرُان اَلعلم ہے (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-61) وہاں وارثانِ قرُان عِلم کا شہر بابُل عِلم اور رَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ ہیں۔ قرُان کا حقیقی مفہوم اللہ کےعلاوہ عِلم میں رٌاسخ ہستیاں جانتی ہیں (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-7)۔ ”. . . اگر تم نہیں جانتے تو اہلِ ذکر سے پوچھو“ (سورۃ النّحل آیت-43)۔ قرُان ذکر ہے (سورۃ الحِجر آیت-9) اور وارث اہلِ ذکر۔ ”اگر کوئ قرُان ہوتا جس کے وسیلے پہاڑ چلاۓ جاتے یا زمین کے فاصلے طے کیے جاتے یا مَردوں سے کلام کیا جا سکتا تو یہ قرُان ہے . . .“ (سورۃ الرّعد آیت-31)۔ قرُان کی اصل جگہ أُوتُوا الْعِلْمَ (جنہیں عِلم سے نوازا گیا) کے سینے ہیں (سورۃ انکبوت آیت-49)، یعنی أُوتُوا الْعِلْمَ کی طاقت قرُان کے برابر ہے۔ ”أُوتُوا الْعِلْمَ کےدرجات ہم بہت زیادہ بلند کردیں گے“ (سورۃ مُجادلہ آیت-11)۔ قرُان واضع نور ہدایت ہے (سورۃ النِّسَاء آیت-174) اور وارث مجسمِ نورِ ہدایت۔ قرُان مُہَیْمن (اَمین، غالب، حَاکم، محَافظ، نگہبان) ہے (سورۃ المَائدۃ آیت-48) اور وارث اَمین، کائنات کے حَاکم، محَافظ، نگہبان اور اّلا کُل ِغالب ہیں۔ قرُان بے عیب ہے یعنی اِس ہیں کوئ کجی نہیں (سورۃ الزُّمَر آیت-28) اور وارث ہرعیب سے پاک۔ قرُان معصوم ہے یعنی باطل کا اِس کے پاس گزر نا ممکن ہے (سورۃ فصِلَت آیت-42) اور وارث بھی معصوم ہستیاں ہیں۔ یہ کتاب بصیرت، حُجت، عقل اور فکر ہے (سورۃ الأعرَاف آیت-52) اور وارث صاحبِ بصیرت اور حُجّت اللہ ہیں۔ قرُان وَاضح بیان اورمُسلمانوں کیلے ہدایت، خوشخبری اور رحمت ہے (سورۃ النّحل آیت-89) اور وارث رحمت العَالمین اور ہادیِ کُل۔ قرُان حکمت سے سرشار ہے (سورۃ یٰس آیت-2) اور وارث حِکمت کی معراج۔ یہ کتاب برحق ہے یعنی اِس ہیں سچ کے سوا کچھ نہیں (سورۃ فَاطِرآیت-31) اور وارث اہلِ حق کیونکہ جب نجران کےعیسَایوں سے حضرت عیسیٰ (علیہ سَلام) کی ولدیت کا معاملہ طے نہ ہوسکا تو اللہ کے اِس حکم پر حضور سے مباہلا ہوا، ”. . . تم اپنے بیٹوں کو لاو اور ہم اپنے بیٹوں کو لایں، تم اپنی عورتوں کو لاو اور ہم اپنی عورتوں کو لایں، تم اپنے نفسوں کو لاو ہم اپنے نفسوں کو لایں اور پھراللہ کی بارگاہ میں دعا کریں کہ جھوٹوں پراللہ کی لعنت ہو“ (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-**61**)، اور اِس جنگِ صداقت میں حضور نے صرف صدیق ہستیوں کو ساتھ لیا اور مولا علی، اِمام حسن و حسین (علیہ سَلام) اور بی بی فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کو لے کر مباہلے کے لے تشریف لاۓ جب آپ کے 9 حرم تھے اور بیٹے ابرھیم زندہ تھے۔ اِس موقعہ پرعیسَایوں کے بڑے پادری عبدُل مسیح نے مباہلہ کرنے سے انکارکر دیا اور جزیہ دینا قبوُل کیا۔ اِس واقعہِ مباہلے کو اللہ نے قصہِ حق کہا (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-62)۔ قرُان عظیم ہے یعنی بلند رتبے والا (سورۃ الحِجرآیت-87) اور وارث نباءعظیم {عظیم خبر: غدیر خم میں اعلانِ ولایت مولا علی (علیہ سَلام)}۔ قرُان مبین ہے یعنی درخشاں اورمبالغےسے پاک کلام (سورۃ یٰس آیت-69) اور وارث اِمامِ مبین (سورۃ یٰس آیت-12)۔ یہ کتاب بے مثل ہے یعنی تمام جن واِنس مل کرقرانی سورتوں کی مثل ایک سورہ بھی نہیں لا سکتے (سورۃ یُونس آیت-38) اور وارث بے مثلِ۔ قرُان مجید ہے یعنی جلیل اُلقدر (سورۃ ق آیت-1) اور وارث پیکرِ اقدارِآعلیٰ۔ قرُانَ تبیان ہے یعنی اپنی بات منواتا ہے (سورۃ النّحل آیت-89) اور وارث ہر محاز پرغالب رہنے والے۔ قرُان فرقان ہے یعنی حق اور باطل میں فیصلا کرنے والا (سورۃ الفُرقان آیت-1) اور وارث حق اور باطل کو عیاں کرنے والے۔ وقعہ کربلا کے بعد سرِ مبارک اِمام حسین (علیہ سَلام) کا نوکِ نیزہ پر قرُان کی تلاوت کرنا اِس اَمر کی روشن دلیل ہے۔ قرُان کریم ہے یعنی بڑے رتبے والا (سورۃ الواقِعَۃ آیت-77) اور وارث مرتبے کی معراج۔ قرُانَ اہلِ اِیمان کے لئے شّفا (پیاس بجھانا یعنی حاجت روا) ہے (سورۃ فُصِلَت آیت-44) اور وارث مالکِ شّفا۔ قرُان کا مکمل سمجھنا مشکل ہے (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-7) اور وارث مشکل کشا ہیں۔ قرُان طاہر ہے نیز اِس کی معنویت کی گہرائ تک نہیں پہنچ سکتا مگر طاہر (سورۃ واقعہ آیت-79) اور طہارت کے زُمرے میں اہلِ بیت کا مقام بلند ترین ہے، کیونکہ مولا علی، اِمام حسن اور حسین (علیہ سَلام) اور بی بی فاطمہ (سلام اللہ علیہا) حضور کے ساتھ چادر کے اندر موجود تھے جب ارشاد ہوا: ”. . . اللہ نے یہ ارادہ کر لیا کہ صرف اور صرف اے اہلِ بیت تمھیں ہر نجاست سے دور رکھے اور اِس طرح پاک رکھے جو پاکیزگی کا حق ہے“ (سورۃ الأحزاب آیت-33)۔

اللہ نے ہر شہ کا عِلم اِمامِ مبین میں رکھا (سورۃ یٰس آیت-12) اور حضور نے فرمایا، ”اِمامِ مبین زاتِ علی ہے“ یعنی دَرخشاں اِمام۔ ”صرف اور صرف تمھارا اللہ ولی (حاکم، مددگار)، رسول ولی اور وہ مومنین ولی جو دیتے ہیں زکات حالت رکوع میں“ (سورۃ المائدۃ آیت-55)۔ گو کہ اِس آیت کا نزول مولا علی کے اُنگشتری حالت رکوع میں فقیر کو دینے پر ہوا، لیکن اللہ نے جمع کا صیغہ استمال کر کے مومنین کے گروہ کی نشان دہی کی جن کا مہور زاتِ علی ہے اور اِن مومنین میں ولایت کا سلسلہ چلا اور یہ مومنین اِسی معنی میں ولی ہیں جس معنی میں اللہ اور رسول۔ ”جس نے ولی مانا اللہ اُس کے رسول اور اِن مومنین کو توشامل ہوجاۓ گا اللہ کی غالب جماعت میں“ (سورۃ المَائدۃ آیت-56)۔ ”کیا تم ابلیس اوراُس کی اولاد کو میرے سوا ولی بناتے ہو، حالانکہ میں نے اَن کو نہ توآسمانوں اورزمین کی خلقت پر گواہ بنایا تھا اور نہ خود اَن کی پیدایش پراوراللہ گمراہ کو اپنا مددگار نہیں بناتا“ (سورۃ الکھف آیت-50، 51)۔ یعنی اللہ کا ولی وہ ہوگا جو کائنات کی خلقت پرگواہ ہو۔ قران اَمر ہے (سورۃ الطّلَاق آیت-5) اور وارث أُولِي الْأَمْر۔ ” اے ایمان والو! اِطاعت کرو اللہ، رسول اور أُولِي الْأَمْرِ کی . . .“ (سورۃ النِّسَاء آیت-59)۔ أُولِي الْأَمْرِ وہ ہستیاں ہیں جن کو نامذد کیا رسول نے اور جابر بن عبدللہ (رضی اللہ عنہ) کو اپنے خُلّافہ جو سب قبیلہِ قریش سے ہونگے اُن کے نام بتلاۓ: علی بن ابو طالب، حسن بن علی، حسین بن علی، علی بن حسین، مُحَمَّد بن علی، جعفر بن مُحَمَّد، موسی بن جعفر، علی بن موسی، مُحَمَّد بن علی، علی بن مُحَمَّد، حسن بن علی اورمُحَمَّد المھدی بن حسن۔ نیز پانچویں خلیفہ اِمام مُحَمَّد باقرعلیہ سَلام کو اپنا سَلام پہنچانے کی تاکید کی جو کہ انہوں نے پہنچایا۔ قرُان کی آیات میں کہیں اختلاف نہیں جو دلیل ہے کہ یہ کلامِ اللہُ ہے (سورۃ النِّسَاء آیت-82) اور اِن 12 آئمہ کے درمیان دینِ اِسلام میں کوئ اختلاف نہیں پایا جاتا جو کہ خلافتِ الٰہیہ کی روشن دلیل ہے۔ اللہ نے حضرت اِبراھیم (علیہ سَلام) کو جب کہ وہ عُہدہِ نبوت و رسالت پر فایز تھےعظیم قربانی میں کامیابی کے بعد پوری اِنسانیت کا اِمام بنایا اور ہمیشہ رہنے والی اِمامت کو اولادِ ابراھیم میں رکھا، نیز بتلایا کہ عُہدہِ اِمامت ظالم کو نہیں ملے گا (سورۃ البقرَۃ آیت-124)۔ اِسی لے اِمام ظلمِ اکبراورظلمِ اصغر سے پاک ہو گا یعنی معصوم، کیونکہ شیطان کو معصوم ہستیوں پراختیار نہیں (سورۃ صٓ آیت-83)۔ جن کو ہم اِمام بناتے ہیں وہ ہمارے اَمر سے ہدایت کرتے ہیں اور وہ ہمیشہ سے متّقی ہیں (سورۃ سجدہ آیت-24)۔ ”اس دن ( قیامت) تمام انسانوں کو اُن کے متعلقہ اِمام کےساتھ بلایں گے . . .“ (سورۃ الإسراء آیت-71)۔ یعنی جب تک ایک بھی بندہ اِس دنیا میں موجود ہے اِمام کا وجود ہونا ضروری ہے۔ شبِ قدر میں مَلَائِکہ کا نزول ہوتا ہے اور وہ لاتے ہیں اللہ کا اَمر (سورۃ القَدرآیت-4)، جو کہ دلیل ہے کسی صاحبِ اَمر کے ہونے کی جن کے پاس اَمرآتا ہے۔ ”کیا وہ اِس کے سوا اور کسی بات کے منتظر ہیں کہ آن کے پاس فرشتے آئیں یا خود تمھارا پروردگار آۓ یا تمھارے پروردگار کی کچھ نشانیاں آئیں (مگر) جس روز تمھارے پروردگار کی کچھ نشانیاں آئیں گی تو جو شخص پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا اُس وقت اُسے ایمان لانا کچھ فائدہ نہیں دے گا، (پیغمبر اُن سے) کہہ دو کہ تم بھی انتظار کرو ہم

Presented by Ziaraat.Com

**بھی انتظار کرتے ہیں" (سورۃ الأنعَام آیت-158)۔ اِس آیت کے زیل میں حضور نے فرمایا، "میرے 12 ویں خلیفہ مُحَمَّد المھدی کا جب ظہورہوگا تو زمین سے خضراور اِلیاس اورآسمان سے اِدریس اورعیسیٰ آیں گے مُحَمَّد المھدی کے گواہ کے طور پر اورعیسیٰ (وارثِ انجیل) نماز پڑھیں گے مُحَمَّد المھدی (وارثِ قرُان) کے پیچھے" (صحاح ستہ)۔**

**مصطفےٰ بندوں پر اللہ سَلام بھیجتا ہے (سورۃ النمل آیت-59)۔ یعنی مصطفےٰ بندے جو قرُان کے وارث ہیں مرتبہِ علیہ سَلام پر فائز ہیں۔ اِسی لے مسجدِ نبوی میں اِن 12 آئمہ کے ناموں کے ساتھ علیہ سَلام کندہ ہے۔ حضور نے فرمایا، "میں تمھارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ایک قرُان اور دوسری میری عِطرت (اہلِ بیت) یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ قیامت میں حوز کوثر پر مجھ سے نہ آن ملیں، جوشخص اِن دونوں سے تمسّک رکھے گا وہ یقیناً نجات یافتا ہے اور جس نے دوری اختیار کی وہ یقیناً ہلاک ہو جاے گا، جب تک ان دونوں سے تمسّک رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے" (صحاح ستّہ)۔ "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اہلِ صدق (کی معیّت) میں شامل رہو" (سورۃ توبہ آیت-119)۔**

# اِمامت بہ نفسِ قرُان

"اللہ جسے چاہتا ہے خلق کرتا اور دین کے لے چنتا ہے (نبی، رسول یا اِمام)، بندوں میں کسی کو چُننے کا اِختیار نہیں اور اللہ اِس شرک سے پاک ہے" (سورۃالقَصَص آیت-68)۔ اللہ نے حضرت اِبراھیم (علیہ سَلام) کو جبکہ وہ عُہدہِ نبوت و رسالت پر فایز تھےعظیم قربانی میں کامیابی کے بعد پوری اِنسَانیت کا اِمام بنایا اور ہمیشہ رہنے والی اِمامت کو اولادِ اِبراھیم میں رکھا، نیز بتلایا کہ عُہدہِ اِمامت ظالم کو نہیں ملے گا (سورۃ البقرَۃ آیت-124)۔ یعنی اِمام ظلِم اکبر اورظلِم اصغر سے پاک ہو گا۔ حضرت یونس (علیہ سَلام) نبی تھے اور اپنے نفس پر ظلم کرنے کے سبب اللہ سے بخشش چاہی (سورۃ الأنبیَاء آیت-87)، یعنی ہر نبی یا رسول اِمام نہیں ہوتا اور اِمام معصوم ہوتا ہے کیونکہ شیطان کو خالص (معصوم) ہستیوں پر اِختیار نہیں (سورۃ صٓ آیت-83)۔ "جن کو ہم اِمام بناتے ہیں وہ ہمارے اَمر سے ہدایت کرتے ہیں اور وہ ہمیشہ سے متّقی ہیں" (سورۃ سَجدہ آیت-24)۔ یعنی بے صبرا اورشک کرنے والا اِمام نہ ہو گا۔ نیز اللہ جھوٹے اِمام کی مدد نہیں کرتا (سورۃ القَصَص آیت-41)۔ "اور ہم نے ارادہ کر لیا جن کو زمین میں مظلوم بنایا اُن کو امام اور زمین کا وارث بنایں گے" (سورۃالقَصَص آیت-5)۔ "اور ہم نے اِس {اسمٰعیل (علیہ سَلام) کی قربانی} کو آنے والے وقت میں زبحِ عظیم سے بدل دیا" (سورۃ ٓالصَّافات آیت-107)۔ کربلا میں آلِ مُحَمَّد کی قربانی زبحِ عظیم تھی جو کہ دلیل ہے سلسلہِ اِمامت کی خاندانِ رسالت میں۔ اِمامت کے چار عہدے ہوتے ہیں: خلیفہ، اِمامُ اُلناس، ہادیِ کل اور اِمام اُلخلق۔ حضرت اِبراھیم (علیہ سَلام) اِمامُ اُلناس تھے لیکن حضرت مُحَمَّد (ﷺ) اِمامُ اُلخلق تھے اِسی لے آپکےاشارے پر چاند دو ٹکڑے ہوا، سورج پلٹا اور پتھروں نے اپکے ہاتھ پر کلمہ پڑھا۔

نبوّت، رسالت اور اِمامت کےعُہدے عالمِ ارواح میں دیئے گے۔ "( مُحَمَّد) یاد کرو اُس وقت کو جب سب نبیوں سے عہد لیا تھا . . ." (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-81)۔ اِسی طرح مولا علی کی زات گواہ ہے حضرت مُحَمَّد (ﷺ) کی نبوّت پر۔ ارشاد ہوا، "کیا کوئ اِس (مُحَمَّد) کی مانند ہو سکتا ہے جو اپنے ساتھ دو گواہ لے کر آیا، ایک قرُان اور دوسرا وہ جو اِس کی پیروی کرتا ہے، جس کا ذکر کتابِ موسیٰ تورات میں ہے کہ وہ (مُحَمَّد) اِمام بھی ہوگا اور رحمت بھی؟ . . ." (سورۃ ھود آیت-17)۔ "جو (مُحَمَّد) صدق لے کرآیا اور جِس نے اُس کی تصدیق کی وہ دونوں متّقی ہیں" (سورۃ زمر آیت-33)۔ اِس آیت کے زیل میں حضورنے فرمایا،"یہ دوسرا شخص علی ابن ابی طالب ہے"۔ اِسی لے مولا علی کو اِمام المتقین بھی کہا جاتا ہے۔

خلافِ عدل ہوگا اگر اِمام اپنے دور کا عالم ترین انسان نہ ہو۔ "کافر کہتے ہیں کہ آپ رسول نہیں ہیں، آپ اُن سے کہہ دیں کہ میرے لیے ایک اللہ کافی ہے اور دوسرا وہ جس کو کتاب (قرُان) کا عِلم ہے" (سورۃ الرّعد آیت-43) اور حضور نے فرمایا، "دوسرا شخص زاتِ علی ہے"۔ اِس آیت کے زیل میں مولا علی نے فرمایا، "میری سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ لا شریک نے مجھے نبوّت کی گواہی میں شریک بنایا"۔ قرّان کا حقیقی مفہوم اللہ کےعلاوہ عِلم میں رُاسخ ہستیاں جانتی ہیں (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-7)، اور اِن ہستیوں میں مولا علی (علیہ سلام) کا مقام سب سے بلند ہے، کیونکہ حضور نے فرمایا، "میں عِلم کا شہر ہوں اورعلی اس کا دروازہ"۔ "قرُان کی مَعنویت تک نہیں پہنچ سکتا مگر طاہر" (سورۃ الواقِعَۃ آیت-79)۔ طہارت کے زُمرے میں اہلِ بیت کا مقام بلند ترین ہے کیونکہ مولا علی، امام حسن و حسین (علیہ سَلام) اور بی بی فاطمہ (سلام اللہ علیہا) ہی چادرکے اندر حضور کے ساتھ تھے جب آیتِ طتہیر کا یہ حصہ نازل ہوا: ". . . اللہ نے یہ ارادہ کر لیا کہ صرف اور صرف اے اہلِ بیت تمھیں ہر نجا ست سے دور رکھے اور اِس طرح پاک رکھے جو پاکیزگی کا حق ہے" (سورۃ الأحزَاب آیت-33)۔ "اللہ نے ہر شہ کا عِلم اِمامِ مُبین میں رکھا" (سورۃ یٰسین آیت-12) اور حضور نے فرمایا، "اِمامِ مبُین زاتِ علی ہے" یعنی درخشاں اِمام! قرُان پڑھنا اور حفظ کرنا باعثِ ثواب ہے لیکن، ". . . قرُان کی اصل جگہ اُوتُوا الْعِلْمَ (جنہیں علم سے نوازا گیا) کے سینے ہیں" (سورۃ انکبوت آیت-49)۔ اُوتُوا الْعِلْمَ کے درجات ہم بہت زیادہ بلند کردیں گے (سورۃ مجادلہ آیت-11)۔ "اگر کوئ قرُان ہوتا جس کے وسیلے پہاڑ چلاے جاتے یا زمین کے فاصلے طے کیئے جاتے یا مُردوں سے کلام کیا جا سکتا تو یہ قرُان ہے . . ." (سورۃ الرّعد آیت-31)۔ یعنی جس کے سینے میں قرُان ہوگا اُس کی طاقت قرُان کے برابر ہوگی۔ اللہ کے بناے آئمہ میں اختلاف نہیں ہوتا۔ راسخ کے لے لازم ہے اُس کی حالت میں تغّیر نہ ہو یعنی جیسا بچپن ویسی جوانی اور بڑھاپا۔ جیسے حضرت عیسیٰ (علیہ سَلام) عَلیم ہستی تھے (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-46) اِسی طرح اِمام کی زات میں عِلم ہوتا ہے۔

". . . ہم نے تمھاری طرف بھیجا ذکر. . . اور وہ ہے میرا رسول . . ." (سورۃ الطّلَاق آیت-10، 11)۔ "ہم نے زبور میں لکھ دیا کہ ذکر (رسول) کے بعد اِس زمین کے وارث میرے صالح بندے ہونگے" (سورۃ الأنبیَاء آیت-105)۔ اگر تم نہیں جانتے تو اہلِ ذکر سے پوچھو (سورۃ النّحل آیت-43)۔ ذکر معنی رسول اور اہل معنی: اولاد (سورۃ ھُود آیت-45)، بھائ (سورۃ طٰہ آیت-29، 30)، سَوَار (سورۃ الکھف آیت-71) اور مثل (سورۃ الفَتْح آیت-29)۔ اولاد کے زُمرے میں حسنین شامل کیونکہ حضور جدّالحسن وحسین ہیں، بھائ کے زُمرے میں مولا علی (علیہ سَلام) شامل کیونکہ رسول نے دو موقوں پر مولا علی کو اپنا بھائ بنایا، سَوَار کے زُمرے میں مولا علی (علیہ سَلام) اور حسنین شامل کیونکہ مولا علی (علیہ سَلام) نے دوشِ رسول پر چڑھ کر کعبہ میں بتوں کو توڑا اورعید کے دن حضور حسنین کے لیے سواری بنے، مثل کے زُمرے میں مولا علی (علیہ سَلام) اورآپکی وہ اولاد شامل جس میں اِمامت قایم ہوئ اور اِن ہی صدیق ہستیوں کو بیٹوں اور نفسوں کی جگہ حضور نجران کے عیسَایوں کے ساتھ حضرت عیسیٰ (علیہ سَلام) کی ولدیت کےمسعلے پر مباہلے میں لے کر گے (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-61)۔

"صرف اورصرف تمہارے ولی (حاکم) اللہ، رسول اور وہ مومنین ہی ہیں جو نماز پڑھتے اور دیتے ہیں زکات حالتِ رکوع میں" (سورۃالمَائدۃ آیت-55)۔ حالتِ رکوع میں زکات مولا علی نے دی۔ "جس نے ولی مانا اللہ اُس کے رسول اور اِن مومنین کو تو شامل ہوجاے گا اللہ کی غالب جماعت میں" (سورۃ المَائدۃ آیت-56)۔ حج سے واپسی پر جب حکم ہوا، "اے رسول پہنچا دو اُس پیغامِ وہی کو اور اگر تم نے یہ کام نہ کیا تو گویا رسالت کا کوی کام نہ کیا . . ." (سورۃ المَائدۃ آیت-67) تو حضور نےغدیرِخم میں لاکھوں حاجیوں کے مجمعے میں اعلان کیا، "جِس جِس کا میں مولا (حاکم) اُس اُس کا یہ علی مولا"۔ حضور کی زات تمام عالمین کے لے رحمت ہے، یعنی تمام عالمین پر مہیت ہے (سورۃ الأنبیَاء آیت-107)۔ لہٰزہ مولا علی کی اِمامت بھی تمام عالمین پر مہیت ہے! اعلانِ ولایت پر اللہ نے فرمایا، ". . . آج کے دن ہم نے اپنی نعمت کو تمام کیا اور دین مکمل ہوا . . ." ( سورۃ المَائدۃ آیت-3)۔ مولا علی کی ولایت اللہ کی نعمت ہے۔ اِسی لے فرمایا، "تم سے ضرور پوچھوں گا نعمتوں کے بارے میں" (سورۃ التّکاثُر آیت-8)۔ ". . . کسی کو جائز نہیں چاہے مدینے یا باہر کا رہنے والا ہو کہ رسول اور آپکے نفس کی مخالفت کرے" (سورۃ التّوبَۃ آیت-120)۔ مولا علی (علیہ سَلام) نفسِ رسول

Presented by Ziaraat.Com

**ہیں کیونکہ اِن ہی کو نفسوں کی جگہ حضور نجران کے عیسَایوں کے ساتھ حضرت عیسیٰ (علیہ سَلام) کی ولدیت کےمسعلے پر مباہلے میں لے کرگئے۔ "کیا تم ابلیس اور اُس کی اولاد کو میرے سوا ولی بناتے ہو، حالنکہ میں نے اُن کو نہ تو آسمانوں اور زمین کی خلقت پر گواہ بنایا تھا اور نہ خود اُن کی پیدایش پر اور اللہ گمراہ کو اپنا مددگار نہیں بناتا" (سورۃ الکھف آیت-50، 51)۔ یعنی اللہ کا ولی وہ ہوگا جو کائنات کی خلقت پرگواہ ہو!**

**حضور نے جابربن عبدللہ (رضی اللہ عنہ) کو 12 اِماموں کے نام بتلاے: علی بن ابو طالب، حسن بن علی، حسین بن علی، علی بن حسین، مُحَمَّد بن علی، جعفر بن مُحَمَّد، موسَیٰ بن جعفر، علی بن موسَیٰ، مُحَمَّد بن علی، علی بن مُحَمَّد، حسن بن علی اور مُحَمَّد بن حسن اور فرمایا، "میرا سلام پہنچانا میرے پانچویں خلیفہ مُحَمَّد باقر کو" جو انہوں نے پہنچایا۔ "اِبلیس نے اپنا وَعدہ سچ کر دکھایا یعنی سب کو بہکایا سواے مومنین کے چھوٹے گروہ کے" (سورۃ سَبَإ آیت-20)۔ یعنی مومنین کا ایک چھوٹا گروہ معصوم کی منزلت پر ہے۔ ". . . پھر ہم نے قرُان کے وارث بناے مصطفےٰ (چُننے ہوے) بندے . . ." (سورۃ فَاطِر آیت-32)۔ اللہ مصطفےٰ بندوں پر سَلام بھیجتا ہے (سورۃ النَّمل آیت-59)۔ یعنی وارثِ قرُان مرتبِ علیہ سَلام پر ہیں اور صَالحہ ہستیوں پر نماز میں سلام پڑھا جاتا ہے۔ "اُس دن ( قیامت) تمام انسانوں کو اُن کے متعلقہ اِمام کےساتھ بلایں گے . . ." (سورۃ بنیَ اسرآییل آیت-71)۔ یعنی جب تک ایک بھی بندہ اِس دنیا میں موجود ہے اِمام کا وجود ہونا ضروری ہے۔ شبِ قدر میں مَلَایکہ کا نزول ہوتا ہے اور وہ لاتے ہیں اللہ کا اَمر (سورۃ القَدر آیت-4)، جو کہ دلیل ہے کسی صاحبِ اَمر کے ہونے کی جن کے پاس اَمر آتا ہے۔ "کیا وہ اِس کے سوا اور کس بات کے منتظر ہیں کہ اُن کے پاس فرشتے آئیں یا خود تمہارا پروردگار آئے یا تمہارے پروردگار کی کچھ نشانیاں آئیں (مگر) جس روز تمہارے پروردگار کی کچھ نشانیاں آئیں گی تو جو شخص پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا اُس وقت اُسے ایمان لانا کچھ فائدہ نہیں دے گا، (پیغمبر اُن سے) کہہ دو کہ تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں" (سورۃ الأنعَام آیت-158)۔ اِس آیت کے زیل میں حضور نے فرمایا، "میرے 12 ویں خَلیفہ کا جب ظہور ہوگا تو زمین سے خضر اور اِلیاس اور آسمان سے اِدریس اور عیسیٰ آیں گے مُحَمَّد المہدی کے گواہ کے طور پر اورعیسیٰ نماز پڑھیں گے مُحَمَّد المہدی کے پیچھے"۔ "اے ایمان والو! اِطاعت کرو اللہ، رسول اور أُولِي الْأَمْر (صاحبانِ اَمر) کی . . ." (سورۃ النِّسَاء آیت-59) ۔ یعنی أُولِي الْأَمْر ہستیوں کی اِطاعت اِسی طرح واجب ہے جس طرح اللہ اور رسول کی۔ أُولِي الْأَمْر وہ ہستیاں ہیں جنکو نامزد کیا رسول نے۔ شیطان نے اللہ کو مان کر اُس کے خَلِیفہ کا اِنکار کیا، اب جو اللہ کو مان کر اپنے وقت کے اِمام کو نہ مانے اُس کا مقام کیا ہو گا!**

Presented by Ziaraat.Com

# اہلِ بیت بہ نفسِ قرُان

**حضرت مُحَمَّد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے اہلِ بیت کو دو مرتبہ درجۂ زیل موقوں پر دنیا کو دیکھلایا:**

**(الف)** جب سورہِ الأحزاب کی آیت-33 کے اِس حصے کا نزول ہوا، ”صرف اور صرف اللہ نے اِرادہ کر لیا اے اہلِ بیت تمھیں ہر نجاست سے دور رکھے اور اِس طرح پاک رکھے جو پاکیزگی کا حق ہے“ (إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذۡهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجۡسَ أَهۡلَ ٱلۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيرً) تو اِس کا شانِ نزول جابر بن عبدللہ (رضی اللہ عنہ) صحابی رسول نے بی بی فاطمہ (سلام اللہ علیہا) سے یوں روایت کیا۔ ”حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) فرماتی ہیں، ایک دن حضرت اُمِ سلمیٰ (رضی اللہ علیہا) زوجہِ رسول کے گھر حضور نے مجھ سے فرمایا کہ وہ کمزوری محسوس کر رہے ہیں اور میں نے اُن کا جسمِ مبارک ایک یمنی چادر سے ڈھانپ دیا۔ تھوڑی دیر میں میرے بیٹے حسین تشریف لاے اور حضور کے ساتھ چادر کے اندر لیٹ گیے۔ اُس کے بعد حسن، میں اور میرے شوہرعلی بھی حضور کے ساتھ چادر کے اندر شامل ہو گیے۔ مزید براں حضرت اُمِّ سلمیٰ (رضی اللہ علیہا) نے چادر کے اندر آنے کی اجازت چاہی لیکن حضور نے کہا تم اپنی جگہ پر ہی رہو اورتم سلامتی پر ہو۔ اُس وقت حضرت جبرایل (علیہ سَلام) تشریف لاے اور سورہ الأحزاب کی آیت-33 کا یہ حصہ: ‘إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذۡهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجۡسَ أَهۡلَ ٱلۡبَيۡتِ و يُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيرَ’ حضور کو پہنچایا“ (صحاحِ ستّہ)۔ مزکورہ طہارت سے متعلق حصہ قرُان میں اِس مقام پر رکھا گیا (نزول قرُان کے مختلف حصوں کو حضور کی ہدایت کے تحت قرُان میں رکھا گیا، جیسے پہلی وحی ”اقۡرَأۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ“ کوسورہ الالق 96 نمبر سورہ اور دوسری وحی کی چند آیات کو سورہ قلم 68 نمبر سورہ میں رکھا گیا)۔ یاد رہے کہ قران کی ترتیب اور اِس کے نزول کی ترتیب یکساں نہیں! سورہ الأحزاب کی آیت-33 کا طہارت سے متعلق حصہ لفظ إنَّمَا سے شروع ہوتا ہے جو کہ کلمہِ حصر ہے جس کا عربی زبان کے اصول کے تحت عبارت میں اُس جگہ اِستعمال کیا جاتا جب کلام کے مفہوم کا اطلاق صرف اور صرف إنَّمَا کے بعد والی عبارت پر ہوتا ہے۔ لہٰزا لفظ انَّمَا سے پہلے جڑی عبارت میں حضور کی بیویوں کے متعلق جو ذکر کیا گیا اس متن پر لفظ انَّمَا کے بعد عبارت میں جو کہا گیا اُس کا اِطلاق نہیں ہوتا۔
جملہ حَقایق سے ثابت ہوا کہ چادر کے اندر حضور کے ساتھ جو ہستیاں تھیں صرف وہ ہی اہلِ بیت میں شامل ہیں نہ کہ حضور کی بیویاں جس کے بارے میں بعض علُماء غلط فہمی کا شکار ہیں۔

**(ب)** 9 ہجری میں جب حضور اور نجران کے عیسَایوں کے درمیان حضرت عیسیٰ (علیہ سَلام) کی ولدیت کے معاملے پر اتفاق نہ ہو سکا تو اللہ کے اِس حکم پر، ”. . . تم اپنے بیٹوں کو لاو اور ہم اپنے بیٹوں کو لایں، تم اپنی عورتوں کولاو اور ہم اپنی عورتوں کو لایں، تم اپنے نفسوں کو لاو ہم اپنے نفسوں کو لایں اور پھر اللہ کی بارگاہ میں دعا کریں کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو“ (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-61)، حضور نے عیسَایوں کو مباہلے کی دعوت دی۔ اُس وقت اور لوگوں کے علاوہ حضور کے فرزند اِبراھیم زندہ تھے اور آپکے 9 حرم تھے لیکن حضور بیٹوں کی جگہ حسنین، عورتوں کی جگہ بی بی فاطمہ اور نفسوں کی جگہ مولا علی (علیہ سَلام) کو ساتھ لے کر مباہلے کے لے تشریف لاے۔ اِس موقعہ پر عیسَایوں کے بڑے پادری عبدل مسیح نے مباہلہ کرنے سے انکارکر دیا اور جزیہ دینا قبول کیا۔ اِس واقعہِ مباہلے کو اللہ نے قصہِ حق کہا (سورۃ آلِ عمران آیت-62)۔ یہ مباہلہ جنگِ صداقت تھی اِسی لیے حضور صرف صدیق (صادق سے بلند درجہ) ہستیوں کو ساتھ لے کر مباہلے کے لے تشریف لاے۔
حضور نے فرمایا، ”میرے اہلِ بیت کشتی نوح کے مانند ہیں جو اِس میں سوار ہوا نجات پا گیا اور جو دور رہا غرق ہوا اور ہلاک ہو گیا“۔ نیز حضور نے فرمایا، ”میں تمھارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ایک قرُان اور دوسری میری عِطرت (اہلِ بیت) یہ دونوں ایک دوسرے سے جُدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوز کوثر پر مجھ سے نہ آن ملیں، جو شخص اِن دونوں سے تمسّک رکھے گا وہ یقیناً نجات یافتا ہے اور جس نے دوری اختیار کی وہ یقیناً غرق اور ہلاک ہو جاے گا، جب تک ان دونوں سے تمسّک رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے“۔
مزید یہ بھی فرمایا، ”حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں“ (صحاحِ ستّہ)۔

Presented by Ziaraat.Com

# مَودّت بہ نفسِ قرُان

حضرت نوح، صالح، لوط، شعیب اور ھود (علیہ سَلام) نے اَجرِ رسالت یعنی تبلیغِ حق کا معاوضہ نہیں مانگا اور اپنی قوم سے اِن تمام انبیاء نے کہا کہ اِس کا اَجر تو صرف سب جہانوں کے رب کے ذمہ ہے ( سورۃ الشعراء آیت-109، 145، 164 اور 180)، (سورۃ ھود آیت 29 اور51)، (سورۃ یونس آیت-72)۔ جبکہ اسِی طرح کا بیان حضرت مُحَمَّد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے بھی اِن چار آیا ت میں آیا: (سورۃ فرقان آیت-57، سورۃ سبإ آیت-47، سورۃ الأنعَام آیت-90 اور سورۃ یوسف آیت-104)، لیکن سورہِ الشوریٰ آیت-23 میں ارشاد ہوا، "یہ وہ (اِنعام) ہے جس کی خوشخبری اللہ اِیسے بندوں کو سناتا ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے، فرما دیجیے میں اِس (تبلییغِ رسالت) کی تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا بجز اِس کہ میرے اَقرابہ میں مودّت (چاہتا ہوں) اور جو شخص یہ نیکی کمائے گا ہم اِس کے لئے ثواب اور بڑھا دیں گے، بیشک اللہ بڑا بخشنے والا اور شکور (انتہای شکریا آدا کرلے والا) ہے"۔ اِس آیت میں حضور کواَجرِ رسالت مانگنے کا حکم خصوصاً دیا گیا جس سے اور نبی مبرّا تھے، اور اِس عمل یعنی اَقرَابہ میں مودّت کو لوگوں کی بھلای قرار دیا جو اللہ کے راستے کے مَتلاشی ہیں جس کا ذکر سورہِ فرقان آیت-57 اور سورۃ سبإ آیت-47 میں آیا۔

عربی زبان میں لفظ اُلفت اور مَحبّت کا تعلق جزباتی لگاو سے ہے جبکہ مودّت وفاداری کی اِنتہا ہے اور اِس کا تعلق عزت و غیرت سے ہے۔ مالی اور جسمانی نقصان میں انسان کچھ کھوتا ہے لیکن اگر عزت چلی جاے تو سب کچھ کھو دیتا ہے۔ نیز اُلفت اور مَحبّت کا تعلق صفتِ ذات سے ہے جو صفت میں کمی آنے پر ختم بھی ہو سکتی ہے لیکن جن ہستیوں سے مَودُت کو منسوب کیا گیا اُن میں کمّی کا امکان ہو ہی نہیں سکتا کیوں کہ اللہ نے اُن کو ہر قسم کی کمّی سے پاک رکھنے کا فیصلہ کیا (سورۃ الأحزَاب آیت-33)۔ جنگ اُحد میں یہ مولا علی (علیہ سَلام) کی وفاداری تھی کہ وہ حضور کے پاس موجود رہے جبکہ تمام صحابہ میدانِ جنگ سے فرار ہو گے (سورۃ آلِ عِمرَان-153)، اور اِس موقع پر اللہ نے فرمایا کہ، وقعہِ اُحد میں یہ دیکھانا مقصود تھا کہ کون اصل مومن ہے (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-166)۔ لیکن یہ مَودُت کی اعلیٰ مثال تھی جب ماہ محرم 60 ہجری شبِ عاشور اِمام حسین (علیہ سَلام) نے چراغ بجھا کر اپنے اَصحاب سے فرمایا، "جو جانا چاہے چلا جاے" پر کوئ نہ گیا اور چراغ روشن کرنے پر سب موجود تھے! اَقرَابہ میں مودُت اِسی طرح ہے جیسے پانی میں مچھلی، باہر پانی کے اُس کی زندگی مفلوج!

اَقرَابہ کے بارے میں پوچھنے پرحضرت مُحَمَّد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین کے نام لیے (مسند ابن حنبل، تفسیر کشف، صحیح مسلم اور تفسیردرالمنثور)۔ جب مودّتِ اہلِ بیت کو سورہِ الشوریٰ آیت-23 کے حکم کے تحت اَجرِ رسالت سے منسوب کرنے پر آپ کے اصحاب کے دلوں میں شک و شُبہات پیدا ہوے تو اِس آیت کا نزول ہوا: "فرما دیجیے، میں تم سے اِس (حق کی تبلیغ) پر کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا اور نہ میں بناوٹی باتیں کرنے والوں میں سے ہوں" (سورۃ صٓ آیت- 86)۔ مزید برآں 9 ہجری میں نجران کے عیسَایوں سے حضرت عیسیٰ (علیہ سَلام) کی ولدیت کے مسعلے پر جب اتفاقِ راے نہ ہو سکا تو اِس آیت کا نزول ہوا، "پس (مُحَمَّد) آپکے پاس اَلعلم آجانے کے بعد {حضرت عیسیٰ (علیہ سَلام)} کی ولدیت کے معاملے میں جو جگھڑا کرے، تو آپ فرما دیں کہ تم اپنے بیٹوں کو لاو اور ہم اپنے بیٹوں کو لایں، تم اپنی عورتوں کولاو اور ہم اپنی عورتوں کو لایں، تم اپنے نفسوں کو لاو ہم اپنے نفسوں کو لایں اور پھراللہ کی بارگاہ میں دعا کریں کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو" (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-61) اور حضور نے عیسَایوں کو مباہلے کی دعوت دی۔ اِس جنگِ صداقت میں جب آپ کے 9 حرم تھے اور فرزند ابراھیم موجود تھے لیکن آپ مباہلے کے لے مولا علی، اِمام حسن، اِمام حسین (علیہ سَلام) اور بی بی فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کو لے کر آے۔ نیز حضرتِ اُمّ سلمیٰ (رضی اللہ علیہا) زوجہ رسول کے گھر جب یہ وہی نازل ہوی، "... اللہ نے یہ اِرادہ کر لیا کہ صرف اور صرف اے اہلِ بیت تمھیں ہر قسم کی نجاست سے دور رکھے، اور اس طرح پاک رکھے جو پاکیزگی کا حق ہے" (سورہ الأحزَاب آیت-33)، اُس وقت حضور کے ساتھ یہی ہستیاں (اہلِ بیت) چادر کے اندر موجود تھیں۔ آپ ہی نے فرمایا، "میرے اہلِ بیت کی مثال کشتی نوح کی طرح ہے جو اَس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو دور رہا غرق ہوا اور ہلاک ہو گیا"(صحاح ستّہ)۔

نماز، روزہ، زکات، حج و غیرہ نیک اعمال ہیں جن کا ثواب اللہ کے ہاں مقرّر ہے لیکن اللہ اِن جملہ اَعمال بجا لانے پر شکریا ادا نہیں کرتا جبکہ مودّت وہ واحد عمل ہے جس کو اللہ نے ایمان کا لازم جز قرار دیا اور جس کے کرنے پر نہ صرف اللہ ایمان والوں کے گناہوں کے بخشنے کا وعدہ فرمایا بلکہ اس کا شکریا بھی اَدا کرتا ہے، اور اِسی اَمر کی مبارک باد نیک بندوں کو سورہِ الشوریٰ کی آیت-23 کے اِبتدا میں دے رہا ہے!

Presented by Ziaraat.Com

# اِطاعت بہ نفسِ قرُان

"اے ایمان والو! اللہ کی اِطاعت کرو، رسول کی اِطاعت کرو اورتم میں سے جو أُولِي الْأَمْرِ (صاحبانِ اَمر) ہیں . . ." (سورۃ النِّسَاء آیت-59)۔ کیونکہ اللہ ہمیں نظر نہیں آتا اِسی لیے اِرشاد ہوا "جِس نے رسول کی اِطاعت کی اُس نے بے شک اللہ کی اِطاعت کی" (سورۃ النساء آیت-80)۔ حضور کے لیے ارشاد ہوا، "اے ایمان والو اللہ اور اُس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو . . ." (سورۃ الأنفال آیت-24)، اور "قسم ہے تیرے رب کی یہ لوگ اُس وقت تک ہر گز مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے اختلاف میں آپ کو فیصل نہ مان لیں، پھر آپ کے فیصلہ سے تنگدل نہ ہوں اور خوشی سے تسلیم کرلیں" (سورۃ النِّسَاء آیت-65)۔ جس معنی میں اللہ اور رسول کی اِطاعت کرنے کا حکم اِس آیتِ مبارکہ میں آیا اُسی معنی میں أُولِي الْأَمْرِ کی اطاعت کرنے کا حکم دیا گیا اور اِس کا اِطلاق دینِ اسلام میں جملہ اِنسانی معاملات پر ہے۔

اِرشاد ہو رہا ہے کہ "نہ ماننا بات، حق کو جھٹلانے وَالوں کی" (سورۃ قلم آیت-8)۔ لہٰزا أُولِي الْأَمْرِ وہ ہوگا جو اللہ کی نظر میں سچّا ہو۔ درجہِ حق پر فایز ہستیوں کو اللہ نے کائنات کو دیکھلایا جب نجران کے عیسَایوں کے ساتھ حضرت عِیسَیٰ (علیہ سَلام) کی ولدیت کے مسعلہ پر اتفاقِ رائے نہ ہو سکا تو اِس آیت کا نزول ہوا، "پس آپکے پاس اَلعلم آجانے کے بعد {حضرت عیسیٰ (علیہ سَلام)} کے معاملے میں جو جھگڑا کرے، تو آپ فرما دیں کہ تم اپنے بیٹوں کو لاو اور ہم اپنے بیٹوں کو لایں، تم اپنی عورتوں کولاو اور ہم اپنی عورتوں کو لایں، تم اپنے نفسوں کو لاو ہم اپنے نفسوں کو لایں اور پھر اللہ کی بارگاہ میں دعا کریں کہ جھوٹوں پر اللہ کی لَعنت ہو" (سورہ آلِ عِمرَان آیت-61) اور حصور نے عیسَایوں کو مباہلے کی دعوت دی۔ اِس دعوتِ عام میں جو کہ جنگً صداقت تھی (جنگیں تین قسم کی ہوتی ہیں: گفتار، تلوار اور صداقت) اِسی لیے حضور نے صرف صدیق (صادق سے بلند درجہ) ہستیوں کو شامل کیا اور 24 زی الحجہ 9 ہجری جبکہ آپ کے 9 حرم تھے اور بیٹے اِبراھیم زندہ تھے آپ مولا علی، امام حسن و حسین (علیہ سَلام) اور حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا)، کے ساتھ مباہلے کے لے تشریف لاے۔ اِس موقعہ پر عیسَایوں کے بڑے پادری عبدل مسیح نے مباہلہ کرنے سے انکار کر دیا اور جزیہ دینا قبول کیا۔ اِس واقعہِ مباہلے کو اللہ نے قصہِ حق کہا (سورۃ آلِ عِمران آیت-62)۔ اِسی تناظر میں جو بھی اِن ہستیوں کے مقابل آیا وہ حق کے خلاف آیا۔ اِرشاد ہو رہا ہے، "اگر حق تمھاری خواہشات کی پیروی کرتا تو زمین و آسمان اور جو اِن میں ہیں سب درہم برہم ہو جاتے . . . " (سورۃ مومنون آیت-71)۔ پس ثابت ہوا کہ حق نے ہر زمانے میں کسی کی اِطاعت یا پیروی نہیں کی کیونکہ کائنات کا نظام ابھی تک قایم ہے۔

اِرشاد ہوا ". . . اور نہ ماننا گنہاگار اور نہ شکرے کی بات" (سورۃ الانسان آیت-24)۔ لہٰزا صاحبانِ امر ہستیاں گناہوں کی نجاست سے پاک ہوں گی یعنی معصوم۔ زوجہِ رسول اُمِ سلمیٰ (رضی اللہ علیہا) کے گھر جب سورہِ الأحزاب کی آیت-33 کے اِس حصے کا نزول ہوا "صرف اور صرف اللہ نے ارادہ کر لیا اے اہلِ بیت تمھیں ہر نجاست سے دور رکھے اور اِس طرح پاک رکھے جو پاکیزگی کا حق ہے (إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا)" تو حضور کے ساتھ مولا علی، اِمام حسن و حسین (علیہ سَلام) اور بی بی فاطمہ (سلام اللہ علیہا)، چادر کے اندر موجود تھے (صحاح ستّہ)۔ "شیطان نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا یعنی سب کو بہکایا سوائے مومنین کے چھوٹے گروہ کے" (سورۃ سَبَا آیت-20)۔ یعنی مومنین کا ایک چھوٹا گروہ معصوم کی منزلت پر ہے۔ "جن کو ہم اِمام بناتے ہیں وہ ہمارے اَمرسے ہدایت کرتے ہیں اور وہ ہمیشہ سے متقّی ہیں" (سورۃ سجدہ آیت-24)۔ پس غیر معصوم أُولِي الْأَمْرِ نہ ہو گا۔

". . . کیا وہ بندا اِتبع (پیروی) کے قابل ہے جو خود ہدایت کا محتاج ہو . . . " (سورۃ یونس آیت-35)، یعنی أُولِي الْأَمْرِ وہ ہوگا جو عِلم و ہدایت سے سر شار ہو۔ قرُان اَلعلم ہے (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-61)، ". . . اور ہم نے قرُان کے وارث بنائے مصطفےٰ ( چُننے ہوے) بندے . . ." (سورۃ فَاطِر آیت-32)۔ ". . . قرُان کا حَقیقی مفہوم اللہ کےعلاوہ عِلم میں رّاسخ ہستیاں جانتی ہیں . . ." (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-7)، اوراِن ہستیوں میں مولا علی (علیہ السَلام) کا مقام حضرت مُحَمَّد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد سب سے بلند ہے۔ "اللہ نے ہر شہ کا عِلم اِمامِ مبین میں رکھا" (سورۃ یٰس آیت-12) اور حضور نے فرمایا، "امامِ مبین زاتِ علی ہے" یعنی درخشاں اِمام۔ قرُان کی اصل جگہ أُوتُوا الْعِلْمَ (جنہیں عِلم سے نوازا گیا) کے سینے ہیں (سورۃ العنکبوت آیت-49)۔ ". . . أُوتُوا الْعِلْمَ کےدرجات ہم بہت زیادہ بلند کردیں گے . . ." (سورۃ مُجَادلہ آیت-11)۔ قران طاہر ہے اور"اِس کی معنویت کی گہرای تک نہیں پہنچ سکتا مگر طاہر" (سورۃ لواقِعَۃ آیت-79)۔ نیز طہارت کے زُمرے میں اہلِ بیت کا مقام بلند ترین ہے کیونکہ اُن سے ہر قسم کی نجاست دور رکھنے کا زمّہ اللہ نے خود لیا (سورۃ الأحزاب آیت-33)۔ لہٰزا أُولِي الْأَمْرِ وہ ہوگا جو عِلم و حکمت میں راسخ اور طاہر ہو۔

قران اَمر ہے (سورۃ الطّلَاق آیت-5) اور اِس کے وارث أُولِي الْأَمْرِ۔ أُولِي الْأَمْرِ وہ ہستیاں ہیں جن کو نامذد کیا حضور نے اور جابر بن عبدللہ (رضی اللہ عنہ) کو اپنے خُلافہ کے نام بتلاے جو سب قبیلہِ قریش سے ہونگے: علی بن ابو طالب، حسن بن علی، حسین بن علی، علی بن حسین، مُحَمَّد بن علی، جعفر بن مُحَمَّد، موسی بن جعفر، علی بن موسی، مُحَمَّد بن علی، علی بن مُحَمَّد، حسن بن علی اور مُحَمَّد المھدی بن حسن۔ نیز پانچویں خلیفہ مُحَمَّد باقر (علیہ السَلام) کو اپنا سَلام پہنچانے کی تاکید کی جو کہ اُنہوں نے پہنچایا۔ شبِ قدر میں ملائکہ کا نزول ہوتا ہے اور وہ لاتے ہیں اللہ کا اَمر (سورۃ القَدرآیت-4)۔ جو کہ دلیل ہے کسی صاحبِ اَمر کے ہونے کی جن کے پاس اَمر آتا ہے۔

"نہ ماننا بات، جھوٹی قسمیں کھانے والے زلیل کی" (سورۃ قلم آیت-10)، "بدنام کرنے والے (بہتان تراش) اور چغل خور (فسادی) کی" (سورۃ قلم آیت-11)، "جو بھلائ سے روکے، حدود سے تجاوز کرنے والے اور گنہگار کی" (سورۃ قلم آیت-12)، "بد مزاج مزید برآں جو ناجایز اولاد ہو" (سورۃ قلم آیت-13)۔

جملہ حقایق کی روشنی میں نہیں ہوسکتا أُولِي الْأَمْرِ جھوٹا، گنہگار، ہدایت کا محتاج، نا شکرا، جھوٹی قسمیں کھانے والا، بہتان تراش، چغل خور فسادی، بھلای سے روکنے والا، حدُود سے تجاوز کرنے والا، بد مزاج اور جو ناجائز اولاد ہو مگر معصوم اور مجّسّمِ ہدایت۔

Presented by Ziaraat.Com

# شفاعت بہ نفسِ قرُان

انسان ختا کا پتلا ہے۔ اگر خطا کار اپنے گناہوں پر نادم ہو کر اللہ سے بخشش چاہے، تو اِیسے اِنسان کے لیے اِسلام میں گوشہِ عافیت موجود ہے۔ شفاعت یعنی سزا سے بچانے کا حق اللہ ہی کے پاس ہے اور یہ حقِ شفاعت اُس نے کچھ ہستیوں کو دیا۔ اِس کے باوجود چند مسلم حلقوں کے خیال میں غیر اللہ کو شفاعت کا حقدار سمجھنا کُفر ہے۔ آیے اس مسعلے کو قرُان کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔

ارشاد ہو رہا ہے "کہہ دو کہ شفاعت کا اختیار تو صرف اللہ کے پاس ہے . . ." (سورۃ الزمر آیت-44)۔ ". . . اور اُس کے سوا نہ تمھارا کوئ ولی ہے اور نہ شَفی . . ." (سورۃ السجدہ آیت-4)۔ ". . . اُس کے سوا نہ تو اُن کا کوئ ولی ہو گا اور نہ شفاعت کرنے والا" (سورۃ الانعام آیت-51)۔ لیکن اللہ نے درجہِ قُربِ کمال کے سَبّب چند ہستیوں کو شفاعت کا حق دیا۔ اِن ہستیوں میں پہلا گروہ صرف اُن اَمور میں شفاعت کر سکتا ہے جس کی اللہ اجازت دے۔ ". . . کون ہے جو اُس کی اجازت کے بغیر کسی کی شفاعت کر سکے . . ." (سورۃ البَقَرَۃ آیت-255)۔ ". . . اللہ کا اِزن حاصل کیے بغیر کوئ شفاعت نہیں کر سکتا . . ." (سورۃ یونس آیت-3)۔ "اُس روز (کسی کی) شفاعت کچھ فائدہ نہ دے گی مگر اُس شخص کی جسے اللہ اجازت دے اور اُس کی بات کو پسند فرمائے" (سورۃ طٰہٰ آیت-109)۔ اور اللہ کے پاس شفاعت کام نہیں دیتی بغیر اُس کے اِزن کے . . ." (سورۃ سبا آیت-23)۔ "بیٹوں نے کہا کہ ابّا ہمارے لیے گناہوں کی معافی مانگیئے، بے شک ہم خطا کار تھے، (حضرت یعقوب) نے کہا کہ میں جلد ہی تمھاری بخشش اللہ سے چاہوں گا، بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے" (سورۃ یوسف آیت-97، 98)۔ "اور حضرت نوح نے اپنے رَب سے عرض کی کہ میرا بیٹا بھی میرے اہل میں سے ہے تو اُس کو بھی نجات دے تیرا وَعدہ سچا ہے اور تو سب سے بہتر حاکم ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ نوح وہ تیرے اہل میں سے نہیں ہے وہ تو ناشائستہِ افعَال ہے، تو مجھ سے وہ بات نہ مانگ جس کا تجھےعِلم نہیں، میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ نادان نہ بن" (سورۃ ھود آیت-45، 46)۔ اِسی طرح فرشتے بھی اس گروہ میں شامل ہیں: "اور آسمانوں میں کتنے فرشتے ہیں جن کی شفاعت کچھ فائدہ نہیں دیتی مگر اُس وقت کہ اللہ جس کے لیے چاہے اجازت بخشے اور پسند کرے (سورۃ النجم آیت-26)۔

دوسرا گروہ اُن ہستیوں پر مشتمل ہے جنہیں اللہ نے شفاعت کا حق کُلّی طور پر دیا۔ ارشاد ہو رہا ہے، ". . . جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں اور وہ تمھارے پاس حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول اُن کی شفاعت فرمایں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) مہربان پایں گے" (سورۃ النِّسَاء آیت-64)۔ ". . . اور ان کے حق میں دُعاے خیر کرو کہ تمھاری دُعا اُن کے لیے موجبِ تسکین ہے اور اللہ سنتا اور جانتا ہے" (سورۃ توبہ آیت-103)۔ "اور جن کو یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے ہاں شفاعت کا اختیار ان کو ہے جو عِلم و یقین کے ساتھ حق کی گواہی دیں" (سورۃ الزخرف آیت-86)۔ "لوگ شفاعت کے مالک نہیں مگر وہ ہستیاں جن سے اللہ نے عہد لیا" (سورۃ مَریَم آیت-87)۔ اللہ نے حضرت محمّد (ﷺ) کو انتہاے کمالِ قرب بخشا اور شفاعت کا اختیار کُلّی طور پر آخرت میں دیا۔ سورہ النجم کی آیت 2، 3 اور 4 میں حضرت محمّد (ﷺ) کی زاتِ اقدس کے لیے یہ اَصول وضع کیئے کہ ہر حالت میں کُلّی طور پو اُن کا ہر قول اور عمل مشیعتِ الٰہی ہے۔

حضرت مُحَمَّد (ﷺ) کے علاوہ اِیسی ہستیاں ہیں جو حق پر شہید ہیں یعنی جو حق کا اِدراک حق اُلیقین کے ساتھ رکھتے ہیں اور اُنہوں نے اپنی مرضی کو زیرِ رضائےِ الٰہی رکھنے کا عہد اللہ سے کیا جس کا ذکر سورہ الزخرف اور مَریَم میں اوپر آیا۔ قرُان اَلعلم ہے یعنی تمام علوم کا سرچشمہ (سورۃ آلِ عمران آیت-61) اور قران کا کُلّی علم اللہ، حضرت مُحَمَّد (ﷺ) اور علم میں رُاسخ ہستیاں جانتی ہیں (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-7)۔ قرُان حق ہے یعنی اس میں سچ کے سوا کچھ نہیں (سورۃ فاطر آیت-31)۔ اِسی حق کی گواہی کے لیے حضرت عیسیٰ (علیہ سَلام) کی ولدیت کے معاملے پر جب نجران کے عیسَایوں سے اتفاقِ راے نہ ہو سکا تو اللہ کے حکم پر اُن کو حضور نے مباہلے کی دعوت دی (سورۃ آلِ عمران آیت-61) اور حضور مولا علی امام حسن و حسین (علیہ سَلام) اور بی بی فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کو لے کر مباہلے کے لیے تشریف لاے۔ اس واقعہِ مباہلے کو اللہ نے قصہِ حق کہا (سورۃ آلِ عمران آیت-62)۔ نیز قرُان کے وارث وہ ہستیں ہیں جو مصطفےٰ کی منزلت پر ہیں (سورۃ فاطر آیت-32) اور اُن کی مرضی صرف اور صرف رضائےِ الٰہی ہے (سورۃ الفجر آیت-27)۔ ". . . اور وہ کسی کی شفاعت نہیں کرتے مگر اُس اَمر کی جس سے اللہ خوش ہو . . ." (سورۃ الأنبياء آیت-28)۔ حضرت مُحَمَّد (ﷺ) و آلِ مُحَمَّد آلین (بلند مرتبے والی) ہستیاں ہیں اور حضرت آدم علیہ سَلام کی تخلیق سے پہلے اِس درجہ پر فائز تھیں (سورۃ صٓ آیت-75)۔ ان کو قُربِ الٰہی ہمیشہ سے مسلسل حاصل ہے اور اللہ مومنین کو حکم دیتا ہے کہ وہ ان کا قُرب اختیار کریں (سورۃ آلاحزاب آیت-56)۔ ان ہستیوں پر شیطان کو کوئ اختیار نہیں یعنی یہ معصوم ہیں (سورۃ صٓ آیت-83)۔

Presented by Ziaraat.Com

# صَلَوٰتُ ٱلنَّبِیِّ کا مفہوم

سورہِ آلاحزاب کی آیت-56 کا ترجمہ تمام مکاتیب فکر نے اِس طرح کیا، "اللہ اور فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی اُن پر درود اور خوب سلام بھیجا کرو"- درود فارسی کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے کِسی کے لے اللہ کی رحمت طلب کرنا- یعنی مسلمان درود پڑھ کر حضور کی زات کے لے اللہ سے رحمت طلب کرتے ہیں، جو کہ سہی نہیں کیونکہ حضور کی زات تمام جہانوں کے لے رحمت ہے (سورة الأنبيَاء آیت-107)- جس زات کا وجود ہی رحمت ہو اُن کے لے بندوں اور فرشتوں کا اللہ سے رحمت طلب کرنا منتقی لحاظ سے درست نہیں- آیے اِس صلات کے عمل کو لغت اور قران کی روشنی میں دیکھتے ہیں-

لفظ صلات کی جمع صلوات اور اِس کے 40 سے زیادہ معنی بیان کیے گے- اِس آیتِ مبُارکہ میں اللہ اور فرشتے صلات کا عمل کر رہے ہیں- عربی زبان میں ہر لفظ کا مَادہ ہوتا ہے اور جو مفہوم اُس مَادے میں پایا جاتا ہے اُس کا معنوی رنگ اُن الفاظ میں ہوتا ہے جو اُس سے نکلتے ہیں، مثلا علم (مَادے) سے تعلیم، معلوم، عالِم وغیرہ- اِن تمام الفاظ میں معنوی لحاظ سے عِلم کی رنگت پائ جاتی ہے- لفظ صلات کے ممکن مَادے ماہرین نے صَلَیٰ، صَلَوٰ اور صول بیان کیے- مَادہ صَلَیٰ سے الفاظ صلیِ، تصلیٰ اور یصلون جن کو کسی چیز کا دوسری چیز کے قریب یا اس میں داخل ہونے کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے، جیسے سورہ لھب میں ابو لہب کے لِے سَيَصۡلَىٰ نَارٗا استعمال ہوا یعنی وہ آگ میں داخل ہو گا اور اِسی مَادے سے لفظ ُہے مصلی یعنی جڑا ہوا- پس صَلَیٰ سے ملاپ اور قُرب کے معنی نکلے- دوسرا مَادہ صَلَوٰ سے لفظ صَلح یعنی پشت کا وہ حصہ جو جسم کے اوپر اور نیچے کے دھڑ کو ملاے، اور لفظ صلوات یہودیوں کی عبادت گاہ یعنی لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ کے لے بھی استعمال ہوتا ہے- تیسرا مَادہ صول سے لفظ صولّتین یعنی جسم کی تمام توانایوں کو جمع کر کے یکسُوی سے استعمال میں لانا- اِسی مَادے سے لفظ لَواص یعنی فالودہ: شکر، دودھ، برف وغیرہ کا مجموعہ اور لفظ مصولح یعنی جھاڑو تنکوں کا مجموعہ ہے- نیز مَادے صول کے حروف ص، و اور ل کو جس ترکیب سے بھی استعمال کریں جیسے صول، وصل ور لوص تو تمام ماخوز الفاظ سے مفہوم ملاپ، جمع یا قرب کا نکلتا ہے- لفظ صلات نماز کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے جو مجموعہ ہے قیام، ذکر، رکوع، سجود، تشہُد اور سلام کا- پس ثابت ہوا کہ لفظ صلات کے تمام ممکنہ مَادوں سے ملاپ، جمع اور قُرب کے معنی نکلتے ہیں-

اللہ نے حضور کی زاتِ اقدس کو انتہاے کمالِ قُرب عطا کیا- آپ پر اِیمان (سورة الفَتْح آیت-9)، آپکی بیعت (سورة الفَتْح آیت-10)، حاکمیت (سورة المَائدة آیت-55)، اِطاعت (سورة الأحزَاب آیت-31)، مُخالفت (سورة التّوبَة آیت-63)، اَمانت میں خیانت (سورة الأنفَال آیت-27)، آپکا فضل اور عِنّایت (سورة التّوبَة آیت-59)، اَمر (سورة الأحزَاب آیت-36)، حُکم (سورة الأنفَال آیت-1)، رَاستہ (سورة الشّورىٰ آیت-52)، وَعدہ (سورة الأحزَاب آیت-22)، ہاتھ (سورة الأنفَال آیت-17)، مَالِ غنیمت کے پانچوایں حصے پرحق (سورة الأنفَال آیت-41)، آپ سے کُفر (سورة تّوبَة آیت-54)، اور آپکو جھٹلانا (سورة الأنعَام آیت-33)، ان تمام جُملہ امور کو اللہ نے اپنی زات سے منصوب کیا- اللہ نے آپکو نہ کبھی چھوڑا اور نہ کبھی ناراض ہوا (سورة الضّحىٰ آیت-3)- نیز واقعہِ معراج کے بیان میں فرمایا، "پھر(مُحَمَّد) قریب ہوئے (اللہ کے) اَور آگے بڑھے، تو دو کمان کے فاصلے پر یا اِس سے بھی کم" (سورة النّجْم آیت 8 اور 9)- نیز سورہ نجم کی آیت 2، 3 اور 4 میں حضرت مُحَمَّد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زاتِ اقدس کے لے یہ اصول واضع کیے کہ ہرحالت میں کُلّی طور پر اُن کا ہر قول اورعمل مرضِیِ الٰہی ہے- پس ثابت ہوا کہ حضور کی ذات کو وہ قُرب حاصل ہے جو مخلوقات میں کسی کو نہیں! حضور کا اللہ سے قُرُب کا عمَل مسلسل ہے یعنی یہ اُس وقت سے ہے جب زماں اور مکاں کا وجود نہ تھا کیونکہ حضورِ اَکرم اِس کائنات کے پہلےعبد (سورة الزّخرُف آیت-81) اور مسلمان ہیں (سورة الأنعَام-163)- نیز جب تک ایک بھی عَالم موجود ہے آپکی زاتِ رحمت اُسے فیض پہنچاتی رہے گی (سورة الأنبيَاء آیت-107)-

سورہِ آلاحزاب کی آیت-56 میں لفظ صَلُّو جس کی جمع یُصَلُّونَ ہے استعمال ہوا- نیز عَلَى ٱلنَّبِيِّۚ آیا یعنی نبی اور ان کی آل- اِن تمام جملہ حقایق کے پیش نظر اِس آیت مُبارکہ کا سہی مفہوم یہ ہوگا، "آللہ نے عطا کیا مُحَمَّد اور آل مُحَمَّد کو اپنا قرُب اور فرشتے اُن سے قُرُب کی سعی کرتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی ان کا قُرب اختیار کرو اور اِس طرح اِن کی بزرگی تسلیم کرو جو اُس کا حق ہے"- اِسی آیت کے ذیل میں حضور نے صَلَوَات کا عمل ایمان والوں کو اِس طرح بجا لانے کو کہا، "اے اللہ ہمیں قُرُب عطا کر مُحَمَّد اور آلِ مُحَمَّد کا"- آپ نے اپنے اَقرابا کو مباہلے کے موقعے پر کائنات کو دکھلایا جبکہ آپ کے 9 حرم تھے اور آپکے فرزند اِبراھیم موجود تھے لیکن اللہ کے حکم پر آپ مولا علی، اِمام حسن اور حسین (علیہ سلام) اور بی بی فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کو ساتھ لے کر نجران کے عیسَایوں سے حضرت عیسَىٰ (علیہ سلام) کی ولادت کے مسعلے پر مباہلے کے لے میدان میں تشریف لاے (سورة آلِ عِمرَان آیت-61)- آپ نے ان ہی ہستیوں کو اپنی چادر کے اندر لے کر دِکھلایا جب اہلِ بیت کی شان میں یہ وہی نازل ہوئ: "... اللہ نے یہ اِرادہ کر لیا کہ صرف اور صرف اے اہلِ بیت تمھیں ہر قسم کی نجاست سے دور رکھے، اور اس طرح پاک رکھے جو پاکیزگی کا حق ہے" (سورة الأحزَاب آیت-33)- آپ ہی نے فرمایا، "میرے اہل ِبیت کی مثال کشتی نوح کی طرح ہے جو اِس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا، جو دور رہا وہ غرق ہوا اور ہلا ک ہو گیا"-

Presented by Ziaraat.Com

# کافر اور مومن بہ نفسِ قرُان

کافر باطل کا اِتبَع کرتے ہیں اور مومن اُس حق کا جو اللہ کی طرف سے ہو (سورۃ مُحَمَّد آیت-3)۔ اِتبَع یعنی پیروی (کسی کے پیچھے قدم بہ قدم چلنا) کی جاتی ہے اَفعال کی اور یہ مَرحلہ اِطاعات کے بعد آتا ہے جو دل سے ہو۔ آئیے حق تلاش کریں جس کی پیروی کر کے مومن بن جایں۔ اللہ حق ہے (سورۃ یونس آیت-30)۔ حضرت مُحَمَّد (ﷺ) کی ذات حق ہے (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-86)۔ قرُان حق ہے (سورۃ فاطرآیت-31)۔ کیونکہ اللہ ہمیں نظر نہیں آتا، اِسی لے ارشاد ہوا، ”آپ فرما دیں، اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو . . . “ (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-31)۔ اِس کے علاوہ درجہِ حق پر فائز ہستیوں کو اللہ نے کائنات کو دیکھلایا جب نجران کے عیسَایوں کے ساتھ حضرت عِیسَیٰ (علیہ سَلام) کی ولدیت کے مسعلہ پر اتفاق راے نہ ہو سکا تو اللہ کے اِس حکم پر، ”. . . تم اپنے بیٹوں کو لاو ہم اپنے بیٹوں کو لایں، تم اپنی عورتوں کو لاو ہم اپنی عورتوں کو لایں، تم اپنے نفسوں کو لاو ہم اپنے نفسوں کو لایں اور پھر اللہ کے حضور دعا کریں کہ جھوٹوں پر لعنت ہو“ (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-61)۔ اِس دعوتِ عام میں جو کہ جنگِ صداقت تھی (جنگیں تین قسم کی ہوتی ہیں: گفتار، تلوار اور صداقت) اِسی لیے حضور نے صرف صدیق (صادق سے بلند درجہ) ہستیوں کو شامل کیا اور 24 زی الحجہ 9 ہجری جب آپ کے 9 حرم تھے اور بیٹے ابراھیم زندہ تھے آپ مولا علی (علیہ سَلام)، حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا)، امام حسن و حسین (علیہ سَلام) کے ساتھ مُباہلے کے لے تشریف لاے۔ اِس موقعہ پر عیسَایوں کے بڑے پادری عبدل مسیح نے مُباہلہ کرنے سے انکار کر دیا اور جزیہ دینا قبول کیا۔ اِس واقعہِ مُباہلے کو اللہ نے قصہِ حق کہا (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-62)۔ اِسی تناظر میں جو بھی اِن ہستیوں کے مقابل آیا وہ حق کے خلاف آیا کیونکہ اللہ نے اِن ہستیوں کو ہر قسم کی باطل شے سے پاک رکھنے کی ضمانت دی (سورۃ الأحزاب آیت-33)۔

ارشاد ہو رہا ہے، ”اگر حق تمھاری خواہشات کی پیروی کرتا تو زمین و آسمان اور جو (مخلوُقات) اِن میں ہیں سب درہم برہم ہو جاتے . . .“ (سورۃ مومنون آیت-71)۔ پس ثابت ہوا کہ حق نے کِسی زمانے میں بھی باطل کی اطاعت یا پیروی نہیں کی کیونکہ کائنات کا نظام ابھی تک قایم ہے۔ تاریخ میں حق کو کسی کی پیروی کرتے لکھنا اِسی اصول کے تحت ظلمِ اَکبر ہو گا۔ نیز وقعہِ کربلا کے بعد سرِ مبارک اِمام حسین (علیہ سَلام) کا نوک نیزہ پر قرُان کی تلاوت کرنا اِس اَمر کی روشن دلیل ہے۔

کلمہِ طیبہ پڑھ کر انسان مسلمان بن جاتا ہے لیکن مومن تب بنتا ہے جب حق کی پیروی کرے۔ ”لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے، کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے (بلکہ یوں) کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں اور ایمان تو ہَنوز تمہارے دِلوں میں داخل ہی نہیں ہوا . . .“ (سورۃ ہجرات آیت-14)۔ جنگ اُحد میں تمام اَصحاب سواے مولا علی (علیہ سَلام) کے حضور کو چھوڑ کر بھاگ گے (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-153)۔ وقعہ اُحد کے لیے ارشاد ہوا، جنگ اُحد اللہ کے اِزن سے ہوی اور اِس میں یہ دیکھانا مقصود تھا کہ کون اصل مومن ہے (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-166)۔ اللہ کی نظر میں انسانی رشتوں کو نہیں بلکہ کِردار کو فضیلت حاصل ہے، اِسی لے زوجہ فرعون آسیہ کو مومنوں کے لیے نشانی قرار دیا (سورۃ تحریم آیت-11) اور دو نبیوں حضرت نوح اور لوط (علیہ سَلام) کی بیویوں کو کافروں کے لے نشانی (سورۃ تحریم آیت-10)۔ بے شک مومنین ہی فلاح پایں گے (سورۃ مومنون آیت-1)، اِس لئے کہ جو مومن ہیں ان کا کارسَاز اللہ ہے اور کافروں کا کوئی کارسَاز نہیں (سورۃ مُحَمَّد آیت-11)۔

Presented by Ziaraat.Com

# ایمانِ ابو طالب بہ نفسِ قرُان

بعض عُلّماء احادیث کا سہارا لیکر یہ استدلال پیش کرتے ہیں کہ، حضرت ابوطالب نےاپنی حیات میں کلمہ نہیں پڑھا اور وہ دینِ حضرت عبدالمطلب پر رہے لِہٰزا وہ غیر مسلم تھے، اور یہ کہ حضرت مُحَمَّد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا، ”میں تمھارے لے مَغفرت کی دعا کروں گا جب تک منع نہ ہو“ اور دلیل میں سورہِ التوبہ کی آیت-113 کو پیش کرتے ہیں جِس میں ارشاد ہوا، ”پیغمبر اور مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مُشرکین کے لے دعاِ مَغفرت کریں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں اِس اَمر کے آنے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں“۔ یہاں قابلِ غور بات یہ ہے کہ اِسی سورہِ التوبہ کی آیت-23 میں ارشار ہوا، ”اے ایمان والو اپنے والدین اور بھایوں کو رفیق نہ بناو اگر وہ ایمان کے مقابلے میں کُفر کو پسند کرتے ہوں اور جو انہیں رفیق بناتے ہیں وہی ظالم ہیں“ اور آیت-80 میں ارشاد ہوا، ”تو ان کے لے بخشش مانگ یا نہ مانگ، اگر تو 70 مرتبہ بھی بخشش مانگے گا تو بھی اُن کی بخشش نہ ہوگی کیونکہ انہوں نے اللہ اور رسول سے کُفر کیا“۔ سورہِ التوبہ کا نزول 9 ہجری میں ہوا اور حضرت ابو طالب کا انتقال ہجرت سے 2 سال پہلے ہوا۔ نیز سورہِ المجادلہ جو 2 ہجری میں نازل ہوئ اُس کی آیت-22 میں ارشاد ہوا کہ، ”اہل ایمان کو اللہ اور اُس کے رسول کے خلاف چا ہنے والوں سے محبت کرتے نہیں پاے گا، اگرچہ وہ اُن کے باپ، بیٹے، بھائی یا کنبے والے ہوں“۔ اگر یہ مان لیا جاے کہ حضرت ابو طالب غیر مسلم تھے تو سورہِ التوبہ کی آیت-113 سے پہلے 23، 80 اور سورہ المجادلہ کی آیت-22 میں جو احاکامات آے ان کی موجودگی میں یہ کیسے ممکن ہے کہ حضرت مُحَمَّد (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت ابو طالب کے لے دعاِ مغفرت کریں جبکہ یہ اللہ کی مرضی کے منافی ہو، کیونکہ رسول کا کوئ فعل اللہ کی مَنشا کے خلاف نہیں ہوتا (سورہ نجم آیت- 3)۔ لِہٰزا اِن حقایق کی موجودگی میں آیت-113 کا اطلاق حضرت ابو طالب پر نہیں ہوسکتا۔ آئیے مقامِ ابو طالب کو قرُان کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔

قرُان مبین میں اِرشاد ہو رہا ہے، ”تم میرا ذکر کرو میں تمھارا ذکر کروں گا“ (سورۃ البقرۃ آیت-152)، اور بتلایا ”. . . میرا ذکر اِس طرح کرو جیسے اپنے آباواَجداد کا ذکر کرتے ہو . . .“ (سورۃ البقرۃ آیت-200)، یعنی اُن کے اوصاف کا ذکر۔ اِسی بیان کے زُمرئے میں اِرشاد ہوا، ”ذکر کرو ابراھیم کا جن کا ذکر کتاب میں ہے وہ صَادق بندے اور نبی تھے“ (سورۃ مَریَم آیت-41)، ”موسیٰ کا ذکر کرو جو میرے مصطفےٰ بندے، نبی اور رسول تھے“ (سورۃ مَریَم آیت-51)، اور ”ذکر کرو اسمّعیل، الیَسع اور زوالکفل کا بے شک وہ نیک لوگوں میں سے تھے“ (سورۃ صٓ آیت-48)۔ ذوالکفل نبی نہیں تھے۔ انہوں نے چند راتوں کیلے پناہ دی تھی ایک نبی کو جو بادشاہِ وقت سے جان بچا کر اُن کے پاس آگئے تھے۔ سورہ الضحی آیت-6 میں ارشار ہوا، ”میرے حبیب تم یتیم تھے ہم (اللہ) نے تمہیں پناہ دی“۔ ذوالکفل جو چند راتوں کے لے ایک نبی کو پناہ دیں اُن کے ذکر کو اللہ اپنا ذکر کہے تو حضرت ابو طالب جو حضور کے دورِ یتیمی میں آپکی کَفالت و حِفاظت اپنی اولاد سے بڑھ کر کریں اور اِس وسیلےِ سرپرستی کو اللہ اپنی ذات سے منسوب کرے، تو اُن کا ذکر اللہ کا ذکر نہ ہو گا؟

اللہ کے اِس حکم پر، ”اور اپنے قریبی رشتے داروں کو پیغامِ نبوت پہنچا دو“ (سورۃ الشعراء آیت-214)، اور یہ کہ ”جس بات کا حکم دیا گیا ہے اُسے بے دھڑک کہہ دو اور مشرکوں سے منہ پھیر لو“ (سورۃ حُجر آیت-94)، حضرت ابو طالب کے گھر پہلی دعوتِ اسلامی کا اہتمام ہوا جسے دعوتِ زولعشیرہ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ اِس موقعے پر ابو لہب کی مُخالفت کے باوجود حضرت ابو طالب نے حضرت مُحَمَّد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیغام کو غور سے سنے پر اِسرار کیا اور بعد میں کافروں اور مشرکین کے مقابلے میں ڈھال بن کر مدد کی۔ اللہ کے مدد گار صادق ہوتے ہیں (سورۃ الحُجرات آیت-15)، ”. . . اللہ تو متّقین کے ساتھ ہے“ (سورۃ البَقَرَۃ آیت-194)، ”مدد نا مانگنا ظالم سے“ (سورۃ ھود آیت-113)، اور ”. . . منہ پھیر لو مشرکّین سے“ (سورۃ الأنعَام آیت-106)۔ نیز سورۃ النِّسَاء آیت-144 میں مومنوں کو حکم دیا کہ، ”. . . کافروں کو اَپنا سرپرست نہ بناو، کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ کو اپنے خلاف کھُلی سند دے دو؟ “۔ نیز فرمایا، ”. . . اے عیسیٰ میں تمہیں کاقروں کی نجاست سے پاک رکھوں گا . . .“ (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-55)۔ اگر اللہ کو حضرت عیسیٰ علیہ سلام کی طہارت کا اتنا خیال ہے تو وہ ہَستیاں جن کے زیرِ سایہ حضور پروان چڑھے اُن کی طہارت کا کیا مقام ہو گا؟ جس ہستی کے گھر پہلی دعوتِ اسلامی ہو، حضور برسوں اُس کے گھر قیام پزیر رہیں، اُسی کے گھر سے حضور کی بارات نکلے، وہ ہستی حضرت خدیجہ سے حضور کا نکاح پڑھاے اور حضور اُس سے نہ کبھی لاتعلقی اختیار کریں تو وہ ذاتِ ابو طالب اللہ کی نظر میں مُومن، متّقی اور صادق انسان کی مظھر ہے نا کہ کافر یا مشرک!

اللہ نے اپنے دین کو دینِ حَنیف (سیدھا دین) کہا (سورۃ یونس آیت-105)۔ حضرت نوح سے حضرت مُحَمَّد (صلی اللہ علیہ وسلم) تک تمام أنبیاء اِسی دینِ حَنیف کے پیروکار تھے (سورۃ الشوری آیت-13)۔ ارشاد ہوا، ”اپنے چہرے کا رخ دینِ حَنیف کی طرف پھیر دو . . .“ (سورۃ الروم آیت-30)۔ اِسی طرح ہر دور میں دینِ حَنیف کے ماننے والے موجود تھے۔ سورہ غافر آیت-28 میں اللہ نے ایک مومن کا ذکر کیا جو فرعون کی قوم میں سے تھے۔ نیز سورہِ الکہف میں اصحاب کہف کا ذکر تفصیل سے کیا اور اُنھیں اہل اِیمان کہا، اور زوجہِ فرعون آسیہ جو مومنہ تھیں ان کی مثال سورہ تحریم آیت-11 میں دی۔ ”حضرت ابراھیم نہ یہودی اور نہ ہی عیسَائ تھے، بلکہ وہ دینِ حنیف پر تھے یعنی مسلمان . . .“ (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-67)۔ حضرت عبدالمطلب اور ابو طالب دونوں کعبہ کے متولی اور دین حَنیف کے پیروکار یعنی مسلمان تھے کیونکہ، ”. . . کعبہ کے متولی تو صرف متّقی لوگ ہیں. . .“ (سوہ انفال آیت-34)۔ حضور کے والد کا نام عبدللہ تھا جو اِس اَمر کی دلیل ہے کہ حضرت عبدالمطلب کا ایمان اللہ پر تھا۔ سورہِ یٰس آیت-4 میں ارشاد ہوا، ”میرے حبیب تم صراطِ مستَقیم پر ہو“۔ نیز حضرت مُحَمَّد (صلی اللہ علیہ وسلم) اِس کائنات میں پہلے مسلمان ہیں (سورۃ الأنعَام آیت-163)۔ پس جب نورِ نبوت لباسِ بشّریت میں آیا تو وہ صراطِ مستقیم پر تھا۔ لِہٰزا وہ ہستی جو اِس نورِ نبوت کی حفاظت اور مدد ساری عمر کرتی رہی وہ بھی صراطِ مستقیم پر تھی نہ کہ گمراہوں کے راستے پر۔ اللہ نے اِیسی ہستیوں کے لے سوہ اَلحمد آیت-7 میں انعام و اکرام کا وعدہ کیا۔ اللہ احسان کا بدلا احسان ہی سے دیتا ہے (سورۃ رَحمٰن آیت-60)۔ وہ ہستی جو اللہ کی نظر میں مومن، صادق اور متقی ہو اُسے کافر یا مشرک کہنا ظلمِ اکبر ہو گا اور اللہ ظا لموں سے بیزار ہے (سورۃ شورا آیت-40)۔

Presented by Ziaraat.Com

# مرتبہ ابو طالب بہ نفسِ قرُان

"بے شک اللہ نے چن لیا آدم، نوح اور آلِ ابراھیم اورآلِ عِمرَان کو تمام عالمین میں سے" (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-33)۔ بہ نفس قرُان اِسم عِمرَان جس کا ذکر اِس آیت مبارکہ میں آیا اُس کو تین ممکنہ ہستیوں سے منصوب کیا جا سکتا ہے۔ حضرت موسیٰ (علیہ سلام) کے والد، حضرت مَریَم (سلام اللہ علیہا) کے والد اور مولا علی (علیہ سَلام) کے والد حضرت ابو طالب جن کا نام عِمرَان ہے۔ حضرت موسیٰ (علیہ سلام) سے اولاد نہیں ہوی اور حضرت عیسیٰ (علیہ سلام) نے شادی نہیں کی۔ اِس لے لفظ آل ان ہستیوں سے منصوب نہیں کیا جاسکتا۔ پس لفظ آلِ عِمرَان جو اِس آیتِ مبارکہ میں آیا سے مراد حضرت ابو طالب اور اُن کی آل ہے۔ نیز جن تین ہستیوں کے نام اِس آیتِ مبارکہ میں آے وہ مرتبہ علیہ سَلام پر فائز ہیں۔ لہٰزا خلافِ عدل ہو گا اگر چوتھی ہستی حضرت عمران یعنی ابو طالب کو اِس مرتبہ پر نہ سمجھا جاے۔ مزید یہ کہ عظیم واقعہِ مُباہلہ جس کا ذکر سورہ آلِ عِمرَان میں آیا اور جن صدیق ہستیوں نے حضور کے ساتھ اِس میں شرکت کی اُن کا تعلق بھی زاتِ ابو طالب یعنی حضرتِ عِمرَان سے ہے (حضرت ابو طالب اور حضور کے والد عبداللہ ایک ہی بطن سے پیدا ہوے)۔ اِن جملہ حقایق کی روشنی میں زاتِ ابو طالب مرتبہِ علیہ سَلام پر فایز ہیں اور ان کو کافر یا مشرک سمجھنا ظلم اکبر ہو گا اور آللہ ظالموں سے بیزار ہے (سورۃ الشّوری آیت-40)۔

Presented by Ziaraat.Com

# گواہ بہ نفسِ قرُان

دینِ اسلام میں کسی بات کی سچای پرکھنے کا معیار کم از کم دو گواہوں کی شہادت پر ہوتا ہے۔ اِسی معیار کو سامنے رکھتے ہوے اللہ کی ہستی کے لے دو گواہوں کا ذکر قران میں آیا۔ نبوت، رسالت اور اِمامت کے عُہدے عالمِ ارواح میں دیے گے۔ ”اور ( مُحَمَّد) یاد کرو اُس وقت کو جب سب نبیوں سے عہد لیا تھا . . .“ (سورۃ آلِ عِمرَان آیت-81)۔ ”(اے حبیب! کوئ آپ کی نبوت پر ایمان لائے یا نہ لائے) مگر اللہ (خود اِس بات کی) گواہی دیتا ہے کہ جو کچھ اُس نے آپ کی طرف نازل فرمایا ہے، اُسے اپنے عِلم سے نازل فرمایا اور فرشتے (بھی اس کی) گواہی دیتے ہیں، اور اللہ کا گواہ ہونا (ہی) کافی ہے“ (سورۃ النِّسَاء آیت-166)۔ پس اللہ کے گواہ حضرت مُحَمَّد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور فرشتے ہیں۔

اِسی طرح حضور کے لے بھی دو گواہوں کا ذکر قرُان میں آیا۔ ارشاد ہوا، ”کیا کوئ اِس (مُحَمَّد) کے مانند ہو سکتا ہے جو اپنے ساتھ دو گواہ لے کر آیا، ایک قرُان اور دوسرا وہ جو اُس کی پیروی کرتا ہے، جِس کا ذکر اِس سے قبل کتابِ موسیٰ تورات میں ہے کہ وہ (مُحَمَّد) اِمام بھی ہوگا اور رحمت بھی؟ . . .“ (سورۃ ھود-17)۔ ”کافر کہتے ہیں کہ آپ رسول نہیں ہیں، آپ اُن سے کہہ دیں کہ میرے لیے ایک اللہ کافی ہے اور دوسرا وہ جس کو کتاب (قرُان) کا عِلم ہے“ (سورۃ الرّعد آیت-43)۔ حضور نے فرمایا کہ دوسرا گواہ زاتِ علی ہے۔ مولا علی (علیہ سَلام) نے فرمایا، ”میری سب سے بڑی فَضیلت یہ ہے کہ لا شریک نے مجھے نبوت کی گواہی میں اپنے ساتھ شریک کیا “۔ اعلانِ نبوت کی گواہی سب مسلمان دیتے ہیں، لیکن عطاے نبوت کی گواہ صرف زاتِ علی ہے، یعنی نبوت کا عُہدا مل رہا تھا اور آپ دیکھ رہے تھے! چناچہ عطاے نبوت کے دو گواہ اللہ اور مولا علی (علیہ سَلام) ہیں۔

اِسی تناظر میں مولا علی (علیہ سَلام) کی ولایت کے دو گواہ اللہ اور حضور کی زاتِ اقدس ہے۔ ارشاد ہورہا ہے، ”تم (مُحَمَّد) فا رغ ہو کر نامزد کر دو (سورۃ الشَّرح آیت-7) اور 10 ہجری میں حج سے واپسی کے موقع پر حضور پر یہ وہی نازل ہوی، ”اعلانِ عام کرو جس کی وہی تم پر کی گی، اور اگر تم نے یہ کام نہ کیا تو گویا رسِالت کا کوئ کا م نہ کیا “ (سورۃ المَائدۃ آیت-67)۔ لِہٰزا غدیرِ خم کے مقام پر حضور نے حاجیوں کےایک بڑے مجمعے کےسامنے ممبر پر مولا علی (علیہ سَلام) کو اپنے ساتھ کھڑا کیا اور آپکا ہاتھ بلند کر کے یہ اعلان کیا، ”جِس جِس کا میں مولا (حاکم) اُس اُس کا یہ علی مولا“۔ اعلانِ ولایتِ علی کے فورا بعد یہ وہی نازل ہوی، ”. . . آج کے دن (اعلان ولایت علی پر) اللہ نے اَپنی نعمت کو تمام کیا اور دینِ اسلام مکمل ہوا . . .“ (سورۃ المَائدۃ آیت-3)۔ ”اوراللہ کی نعمت کو یاد کرو اور اِس عہد پر قایم رہنا جب تم نے کہا، ‘ہم نے سنا اور ہم نے مانا’، اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ سینوں کے راز جانتا ہے“ (سورۃ المَائدۃ آیت-7)۔ ”. . . وہ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں، لیکن پھر بھی انکار کرتے ہیں اور ان میں اکثریت نا شکروں کی ہے“ (سورۃ النّحل آیت-83)۔

مندرجہ بالا حقایق کے تحت سب سے مضبوط گواہ مولا علی (علیہ سَلام) کی ولایت کے ہیں!

Presented by Ziaraat.Com

# تیسری شہادت بہ نفسِ قرُان

دینِ اسلام میں احکامات آتے رہے اور مسلمانوں پر اُن کا اطلاق ہوتا گیا۔ مثال کے طور پر پہلے مسلمان بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے اور شراب بھی پیتے تھے لیکن بعد میں اللہ کے احکامات کے تحت ان میں تبدیلی لائ گئ۔

ارشاد ہو رہا ہے، "صرف اور صرف تمہارے ولی (حاکم) اللہ، رسول اور وہ مومنین ہی ہیں جو نماز پڑھتے اور دیتے ہیں زکات حالتِ رکوع میں" (سورۃ المَائدۃ آیت-55)۔ گو کہ اِس آیت کا نزُول مولا علی (علیہ سَلام) کے اُنگشتری حالتِ رکوع میں فقیرکو دینے پر ہوا، لیکن اللہ نے جمع کا صیغہ استمال کر کے مومنین کے گروہ کی نشان دہی کی جن کا مہور مولا علی (علیہ سَلام) کی زات ہے جہاں سے ولایت کا سلسلہ شروع ہوا اور یہ مومنین اِسی معنی میں ولی (حاکم) ہیں جس معنی میں اللہ اورحضرت مُحَمَّد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔
"جس نے ولی (حاکم) مانا اللہ، اس کے رسول اور اِن مومنین کوتو شامل ہوجائے گا اللہ کی غالب جماعت میں" (سورۃ المَائدۃ آیت-56)۔

10 ہجری میں حج سے واپسی پر اللہ نے حضور کو حکم دیا کہ، "پہنچا دو اُس پیغامِ وہی کو اور اگر تم نے یہ کام نہ کیا تو گویا رسالت کا کوئی کام نہ کیا . . ." (سورۃالمَائدۃ آیت-67)۔ لِہٰزا حضور نے غدیرِخم میں لاکھوں حاجیوں کے مجمعے میں اعلان کیا، "جِس جِس کا میں مولا (حاکم) اُس اُس کا یہ علی مولا"۔ حضور کی زات تمام عالمین کے لے رحمت ہے (سورۃ الأنبیَاء آیت-107)۔ لِہٰزا مولا علی (علیہ سَلام) کی ولایت بھی تمام عالمین پر مہیت ہے! اعلانِ ولایتِ علی پر اللہ نے فرمایا، ". . . آج کے دن ہم نے اپنی نعمت کو تمام کیا اور دین مکمل ہوا . . ." (سورۃ المَائدۃ آیت-3)۔ "اور اللہ کی نعمت کو یاد کرو اور اِس عہد پر قایم رہنا جب تم نے کہا، ہم نے سنا اور ہم نے مانا اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ سینوں کے راز جانتا ہے" (سورۃ المَائدۃ آیت-7)۔ "وہ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں، لیکن پھر بھی انکار کرتے ہیں اور اُن میں اکثریت نا شکروں کی ہے" (سورۃ النّحل آیت-83)۔ مولا علی (علیہ سَلام) کی ولایت اللہ کی نعمت ہے۔ اِسی لے فرمایا، "تم سے ضرور پوچھوں گا نعمتوں کے بارے میں" (سورۃ التّکاثُر آیت-8)۔ تم کیوں ابلیس اور اُس کی اولاد کو میرے سوا ولی (حاکم) بناتے ہو، حالنکہ میں نے اُن کو نہ تو آسمانوں اور زمین کی خلقت پر گواہ بنایا تھا اور نہ خود اُن کی پیدایش پر، اور اللہ گمراہ کو اپنا مددگار نہیں بناتا (سورۃ الکھف آیت-50، 51)۔ یعنی اللہ کا ولی (حاکم) وہ ہوگا جو کائنات کی خلقت پرگواہ ہو۔ "کافر کہتے ہیں کہ آپ رسول نہیں ہیں، آپ اُن سے کہہ دیں کہ میرے لیے ایک اللہ کافی ہے اور دوسرا وہ جِس کو کتاب (قرُان) کا عِلم ہے" (سورۃ الرّعد آیت-43)۔ اِس آیت کے زیل میں حضور نے قرمایا، "دوسرا شخص زاتِ علی ہے"۔ مولا علی (علیہ السَلام) نے فرمایا، "میری سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ لا شریک نے مجھےنبوت کی گواہی میں اپنے ساتھ شریک کیا"۔ اعلانِ نبوت کی گواہی سب مسلمان دیتے ہیں، لیکن عطاۓ نبوت کی گواہ صرف زاتِ علی ہے، یعنی نبوت کا عہدا مل رہا تھا اور آپ دیکھ رہے تھے!

". . . اور تم گواہی کو چُھپایا نہ کرو، اور جو شخص گواہی چُھپاتا ہے تو یقیناً اس کا دل گنہگار ہے، اور اللہ تمہارے اعمال کو خوب جاننے والا ہے" (سورۃ البقرۃ آیت-283)۔ ". . . اور اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اُس گواہی کو چھپائے جو اُس کے پاس اللہ کی طرف سے (قرُان میں موجود) ہے . . ." (سورۃ البقرۃ آیت-140)۔ "بیشک جو لوگ ہماری نازل کردہ کھلی نشانیوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں اِس کے بعد کہ ہم نے اُسے لوگوں کے لئے (اپنی) کتاب میں واضح کردیا ہے تو اِنہی لوگوں پر اللہ لعنت بھیجتا ہے (یعنی انہیں اپنی رحمت سے دور کرتا ہے) اور لعنت بھیجنے والے بھی ان پر لعنت بھیجتے ہیں" (سورۃ البقرۃ آیت-159)۔
اِعلانِ ولایت علی (علیہ سَلام) کے بعد حارث بن نعمان نے حضور سے کہا اگر یہ سچ ہے کہ اعلانِ ولایت علی جو آپ نے کیا اللہ کے حکم کے تحت کیا تو اللہ مجھ پر عذاب نازل کرے۔ اُسی وقت ایک آتشی پتھر آسمان سے اُس پر آکر لگا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ اِس زیل میں اللہ نے فرمایا "ایک سائل نے ایسا عذاب طلب کیا جو واقع ہونے والا ہے" (سورۃ معّارج آیت-1)۔

دینِ اسلام کی تکمیل اعلانِ ولایتِ علی (علیہ سَلام) پر ہوئ۔ اِسی لیئے پیغامِ ولایتِ علی (علیہ سُلام) اتنا اہم کام تھا جو اگر غدیر میں نہ پہنچایا جاتا تو اللہ کی نظر میں حضور نے رسالت کا کوئ کام ہی نہ کیا ہوتا۔ نیز اللہ نے اس کی نشانیوں اور ہدایت کو چھپاتے کو سختی سے منع فرمایا۔ لِہٰزا اللہ کے اِس حکم کے بعد ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ توحید، نبوت اور ولایتِ علی کی شہادت (علیاً وّلی اللہ) کو تسلیم کرے کیونکہ اس کے بغیر دینِ اسلام نا مکمل ہے۔

اگر سب مسلمان مولا علی (علیہ سَلام) کو اللہ کا ولی اور رسول کے وصی کی شہادت کو ایمان کا جُذ تسلیم کرتے تو ختمِ نبوت کا فتنہ کبھی جنم نہ لیتا۔

Presented by Ziaraat.Com